اللہ جل جلالہ

مقام رب العالمین

اور

حقیقت قادیانیت

www.KitaboSunnat.com

تالیف
عبید اللہ لطیف حفظہ اللہ

نظرثانی
فضیلۃ الشیخ ابو عبداللہ حافظ محمد شعیب حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

رب العالمین

اور

حقیقت قادیانیت

تالیف
عبید اللہ لطیف حفظہ اللہ

نظرثانی
فضیلۃ الشیخ ابو عبداللہ حافظ محمد شعیب حفظہ اللہ

ناشر
خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد
0304-6265209 0313-6265209

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مقام رب العالمین اور حقیقت قادیانیت

نام مؤلف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عبیداللہ لطیف حفظہ اللہ

نظر ثانی طبع اوّل ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ابو عبداللہ حافظ محمد شعیب حفظہ اللہ

نظر ثانی طبع دوم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فضیلۃ الشیخ ابو صہیب محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ

اشاعت اوّل ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جولائی ۲۰۱۲ء

اشاعت دوم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مارچ ۲۰۲۲ء

ناشر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد

﴿ملنے کے پتے﴾

1۔ دار المصنفین ہادیہ حلیمہ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 0321-3869507

2۔ مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37230585

3۔ مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973

4۔ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد 041-2634504

5۔ مکتبہ اہلحدیث نزد جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد 041-2624007

6۔ مکتبہ دار السلف محلّہ آس داس جمن شاہ روڈ ٹنڈو آدم 0302-3353215

7۔ ادارہ تفہیم الاسلام احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور 0302-2186601

8۔ عبیداللہ لطیف جامعہ سلفیہ روڈ جمیل آباد فیصل آباد 0304-6265209

9۔ مصطفیٰ اکیڈمی اسلامک سٹورز لطیف آباد نمبر 7 حیدر آباد

0344-4473447,0333-2625449

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب: ....

منجانب: ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اپنے خالو جان مولانا سعید احمد فاروقی رحمہ اللہ کے نام جو کہ بندہ ناچیز خادم مجاہدین ختم نبوت عبیداللہ لطیف کے سسر بھی ہیں۔انہوں نے کپڑے کی تجارت کے ساتھ ساتھ توحید وسنت کی دعوت کو اپنا شعار بنایا اور کئی بے سہارا و یتیم بچوں کی کفالت کرتے ہوئے ان کی بہتر دینی تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دیا۔ آج بھی اندرون سندھ بھریارروڈ شہر میں مدرسہ دارالقرآن والحدیث کی شکل میں ان کے ہاتھوں لگایا ہوا پودا موجود ہے جو اب ایک تناور درخت بن چکا ہے اور اس ادارہ سے سند فراغت پانے والے علماء ملک کے طول وعرض میں عموماً اور اندرون سندھ میں خصوصاً توحید وسنت کی روشنی بکھیرنے میں مصروف ہیں۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ اپنی موت سے ایک روز قبل اپنے چھوٹے بھائی محترم عبدالرزاق عابد، اپنے بھتیجے محمد شاہد نوید اور ان سطور کے راقم کو وصیت کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ کبھی نماز میں سستی نہ کرنا، شرک کے قریب بھی مت جانا، یہ تعویز گنڈے سب شرکیہ اعمال ہیں ہمیشہ ان سے اپنا دامن صاف رکھنا اور کسی سے بلاوجہ زیادہ بحث نہ کرنا۔ جس دن میرے خالو جان اس دنیا سے رخصت ہوئے اپنی موت سے چند منٹ قبل اس بندہ ناچیز کو آواز دی جب میں نے پاس پہنچ کر پوچھا کہ ماموں جان کیا بات ہے تو کوئی جواب نہ دیا تب میں نے بلند آواز سے کلمہ توحید پڑھا تو انہوں نے بھی پڑھا پھر میں نے لفظ بلفظ کلمہ توحید پڑھا تو میرے ساتھ ساتھ بلند آواز سے لفظ بلفظ کلمہ شہادت پڑھا اس کے بعد کوئی بات نہ کر سکے اور کم وبیش بیس منٹ بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اللھم اغفرلھم وارحمھم آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿فہرست مضامین﴾

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
6	عرض مؤلف (طبع اوّل)	1
9	عرض مؤلف (طبع دوم)	2
12	تقریظ از فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر بہاء الدین محمد سلیمان ﷾	3
18	تقدیم از فضیلۃ الشیخ ابوصہیب محمد داؤد ارشد ﷾	4
20	شرک کیا ہے؟	5
22	اسمائے باری تعالیٰ	6
32	کیا اللہ تعالیٰ کی مانند کوئی چیز ہو سکتی ہے؟	7
39	کیا اللہ تعالیٰ کی بیوی اور اولاد ہو سکتی ہے؟	8
61	کیا اللہ تعالیٰ کھاتا اور پیتا بھی ہے؟	9
69	کیا اللہ تعالیٰ سوتا بھی ہے؟	10
72	کیا اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے؟	11
81	زندگی اور موت کا مالک کون؟	12
100	”کن فیکون“ کا مالک کون؟	13
108	مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ الوہیت	14

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف طبع اوّل

نحمده ونصلّی علیٰ رسوله الکریم اما بعد ! فقد قال رسول الله ﷺ (اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ)

نبی آخرالزماں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

عقیدہ ختم نبوت پر ایمان اور یقین ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی جزو ہے یوں تو نبی آخرالزماں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہی بعض لوگوں نے نبوت کے باطل دعوے کر دیئے تھے جن میں سرفہرست مسیلمہ کذاب تھا (جسے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہی ایک جنگ کے دوران سیدنا وحشی رضی اللہ عنہ بن حرب نے واصل جہنم کیا تھا۔) اس نے اسلام اور امت مسلمہ کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا کیونکہ مسیلمہ کذاب اور اس کے حواریوں کے ساتھ جنگ یمامہ میں تقریباً سات سو ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو حافظ قرآن تھے شہید ہوئے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جنگ کر کے ثابت کر دیا کہ عقیدہ ختم نبوت پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اب ان کے بعد کسی بھی قسم کا ظلی، برّوزی، شرعی، غیر شرعی، اور امتی نبی نہیں آ سکتا۔ اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ کذاب و دجال، مرتد اور واجب القتل قرار پائے گا اور اس کے پیروکار بھی دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہوں گے۔

قارئین کرام! مسیلمہ کذاب کے بعد جس جھوٹے مدعی نبوت و مہدویت نے دین اسلام اور امت مسلمہ کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا اس کا نام ابو طاہر قرامطی ہے اس کا تعلق قرامطیہ قبیلے سے تھا۔ اس بد بخت نے خانہ کعبہ بیت اللہ کے مدمقابل اپنے شہر ہجر میں بیت الہجرت کے نام سے اپنی عبادتگاہ تعمیر کی اور اپنے معتقدین کو اس کا طواف کرنے کا حکم دیا۔ ۳۱۶ ہجری میں اس لعین نے ایک لشکر ترتیب دیا اور مکہ مکرمہ پر نہ صرف چڑھائی کی بلکہ مسلمان حجاج کرام کا قتل عام کرنے کے ساتھ ساتھ بیت اللہ شریف کی بے حرمتی بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی، گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھ کر خانہ کعبہ کی حرمت کو پامال کرتے ہوئے بیت اللہ شریف میں شراب نوشی بھی کی۔ اور اسی ملعون نے ۱۷ ذی الحجہ کو حجر اسود کو اپنے اصل مقام سے اکھاڑ کر ہجر شہر میں لے گیا اور اپنی عبادتگاہ بیت الہجر میں نصب کر دیا۔ یوں اس کذاب کی خباثت کی وجہ سے ۳۱۷ ھجری ۳۲۷ ھجری تک حج بیت اللہ موقوف رہا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے جانشین سے حجر اسود ۳۳۹ ھجری میں حاصل کر کے دوبارہ اس کے اصل مقام پر نصب کیا گیا۔ یوں اس خبیث کی خباثت اور مسلم حکمرانوں کی کمزوری کے سبب ۲۳ تئیس برس تک حجر اسود مکہ مکرمہ سے غائب رہا۔

قارئین کرام ابوطاہر قرامطی سے بھی زیادہ اگر کسی مدعی نبوت نے امت مسلمہ اور دین اسلام کو نقصان پہنچایا ہے تو وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت نے پہنچایا ہے۔ کیونکہ جب بھی کسی کذاب نے دعوی نبوت یا مہدویت کیا تو کسی نہ کسی غیور مسلمان نے اسے واصل جہنم کر دیا لیکن یہ امت مسلمہ کی بدقسمتی کہہ لیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کی سرپرستی میں امت مسلمہ میں انتشار پھیلانے میں مصروف کار رہا اور علمائے کرام اس کا علمی تعاقب تو کرتے رہے لیکن کسی کو بھی اسے مسیلمہ کذاب کی طرح واصل جہنم کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی اور یہ قادیانی ملعون سرمایہ اہل حدیث مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے مقابلہ میں اپنے ایک دعائیہ اشتہار ''مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ'' کے نتیجے میں ہیضہ کی بیماری کے ساتھ واصل جہنم ہوا۔

محترم قارئین! اب بھی قادیانی ذریت اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلم نوجوانوں کو گمراہ کرنے میں مشغول ہے۔ بندہ ناچیز (راقم) کے ساتھ بھی ایسا ہی ایک واقعہ پیش آچکا ہے غالباً ۱۹۹۴ کی بات ہے میں ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے پاس دوائی لینے کے لئے گیا تو اس نے دوائی دینے کے ساتھ ساتھ مجھے اپنی ایک کتاب ''اسوہ حسنہ'' بھی دی جو مرزا بشیر الدین محمود کا خطبے پر مشتمل ہے۔ اور کہا کہ میں غزنوی خاندان کو بھی پڑھا ہے اور روپڑی خاندان کو بھی پڑھا ہے اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کو بھی تم ہماری کتب کا مطالعہ کر کے بھی دیکھو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت سے قادیانیوں کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو اس بات کا عین الیقین ہو گیا کہ مرزا قادیانی اوراس کے پیروکار نہ صرف گستاخ رب العالمین ہیں بلکہ گستاخ انبیاء علیہم السلام اور گستاخ قرآن وحدیث بھی ہیں۔

میں نے یہ کتاب ان مسلم نوجوانوں کو قادیانی عقائد سے آگاہ کرنے کے لئے لکھی ہے جوان قادیانیوں سے کسی حد تک متاثر نظر آتے ہیں تا کہ وہ ابلیس کے بہکاوے میں آکر راہ حق سے بھٹک نہ جائیں اور یہ کتاب ان قادیانیوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے جو معمولی سا بھی شعور رکھتے ہیں۔ اس کتاب میں جتنے بھی حوالہ جات دیئے گئے ہیں وہ قادیانیوں اصل کتب کے ہیں اور کتاب کے آخر میں ان حوالہ جات کے عکس بھی دے دیئے گئے ہیں تا کہ کسی کو کسی بھی قسم کا شک نہ رہے[1]

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت مجھ ناچیز سے اپنے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے اور جب بھی موت آئے تو شہادت کی قبولیت والی موت نصیب فرمائے آمین۔

اس کتاب میں جو کمی رہ گئی ہے وہ راقم کی طرف سے ہے اوراس میں جو بہتری ہے خاص اللہ رب العزت کے فضل وکرم کے سبب ہے۔ کتاب میں کسی بھی قسم کی غلطی نظر آئے تو راقم کو ضرور آگاہ کیجئے گا تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کیا جا سکے۔

العبد الضعیف

عبیداللہ لطیف ۳۶ گ ب ستیانہ بنگلہ فیصل آباد

0313-0304-6265209

ubaidullahlatif@gmail.com

1. پہلے ایڈیشن میں آخر میں اصل کتب کے سکین لگائے گئے تھے لیکن اس ایڈیشن میں وہ سکین ختم کر کے نہ صرف مزید اضافے کر دیئے گئے ہیں بلکہ ملک عبدالرحمٰن خادم مؤلف پاکٹ بک، اور ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری مؤلف تفہیمات ربانیہ نے جو مسلمانوں کے ان اعتراضات کے جواب دیئے ہیں ان کے جواب الجواب بھی شامل کر دیئے ہیں اور یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ کس طرح قادیانیوں کے ان بڑوں نے دجل وفریب کے مظاہرے کئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿عرض مؤلف طبع دوم﴾

نحمدہ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد !وَمَا قَدَرُو االلّٰہ حَقَّ قَدْرِہٖ امابعد !

ہر قسم کی حمد و ثناء عظمت اور کبریائی اللہ احکم الحاکمین کے لئے جو فقط اکیلا اس ساری کائنات کا خالق و مالک ہے اس کے علاوہ نہ کوئی داتا ہے اور نہ کوئی حاجت روا اور مشکل کشا اور لاتعداد درود و سلام ہوں حبیب کبریاء احمد مجتبیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر جنہوں نے اپنی زبان مبارک سے فرمادیا وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کہ میں نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

قارئین کرام! کتاب ''مقام رب العالمین اور فتنہ قادیانیت'' سب سے پہلے ۲۰۱۲ میں ۵۲ صفحات پر مشتمل پمفلٹ کی شکل میں شائع ہوئی تھی اس وقت اس کے آخر میں قادیانی کتب کے سکین بھی لگائے گئے تھے۔ اور بتوفیق الٰہی میری اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ایک جدی پشتی قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام قبول کرنے کی توفیق بھی عطا کی۔ اب اس کتاب کو مزید اضافوں اور ردو بدل کے ساتھ دوبارہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ پہلے ایڈیشن میں آخر میں جو اصل کتب کے سکین لگائے گئے تھے وہ اس ایڈیشن میں ختم کردیے گئے ہیں اور مزید اضافے بھی کردیے گئے ہیں۔ ملک عبدالرحمن خادم مؤلف پاکٹ بک، اور ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری مؤلف تفہیمات ربانیہ نے جو مسلمانوں کے ان اعتراضات کے جواب دیے ہیں ان کا جواب الجواب بھی شامل کردیا ہے تاکہ واضح ہوسکے کہ کس طرح قادیانیوں کے ان بڑوں نے دجل و فریب کے مظاہرے کیے ہیں۔ قادیانی مبلغین اور مربیان عموماً ملک عبدالرحمن خادم کی پاکٹ بک پڑھ کر ہی لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ میری یہ کتاب نہ صرف عام قاری کے لئے بہت زیادہ مفید ثابت ہوگی بلکہ وہ دوست احباب جو سوشل میڈیا پر قادیانیوں کے ساتھ نبرد آزما ہیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موضوع پر ان کے لئے بھی بہترین رہنما ثابت ہوگی۔

قادیانی کتب کے حوالہ جات مکمل تصدیق کے بعد پیش کیے گئے اور جن کتب کے حوالہ جات دیے گئے وہ تقریباً ساری کی ساری مجلد شکل میں راقم کے پاس موجود ہیں۔ قادیانی مؤلفین نے اپنی کتب میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لکھنے کی بجائے اسے ''مسیح موعود'' لکھا ہے اور ساتھ (علیہ السلام) کا لاحقہ بھی لگایا ہے۔ لیکن میں نے قادیانی کتب کا حوالہ پیش کرتے ہوئے (علیہ السلام) ختم کر دیا ہے کیونکہ ایک کذاب و دجال اور مفتری علی اللہ کے نام کے ساتھ (علیہ السلام) لکھنے کے لئے میرے ضمیر نے گوارا نہ کیا۔

میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ موضوع کا حق ادا ہو سکے اور کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہے۔ پھر بھی غلطی کا امکان ضرور رہتا ہے کیونکہ میں بھی انسان ہوں اور انسان خطا کا پتلا ہے۔ اس لئے آپ احباب سے گزارش ہے کہ اس کتاب میں اگر کوئی غلطی نظر آئے یا آپ سمجھتے ہوں کہ کسی بات کی کمی رہ گئی ہے یا کسی قسم کی اصلاح کی ضرورت ہے تو اس سے ضرور آگاہ کیجئے گا تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔

میں انتہائی مشکور ہوں مجاہد ختم نبوت، محسن ملت محترم ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ کا جنہوں نے بندہ ناچیز کی خواہش پر باوجود بے پناہ مصروفیت، بیماری اور بڑھاپے کے میری اس کتاب پر تقریظ لکھ کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ میں ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ اس اعتبار سے بھی ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے تحریک ختم نبوت لکھ کر میرے جیسے طالب علم کو مجاہد ختم نبوت حافظ محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے بارے میں گمراہ ہونے سے بچایا تفصیل اس امر کی یہ ہے کہ میں نے جب مرزا قادیانی کی کتب کا یکطرفہ مطالعہ شروع کیا تو مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے بارے میں مرزا قادیانی کی تحاریر پڑھنے کے بعد کئی قسم کے شکوک و شبہات کا شکار رہا اسی اثناء میں تحریک ختم نبوت کی ابتدائی مجلدات نظر سے گزریں تو خرید کر مطالعہ کیا اور مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کا مؤقف جاننے کا موقع ملا اور شکوک و شبہات دور ہوئے، اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ رد قادیانیت کے حوالے سے کام کرنے کے سلسلے میں یہ عاجز ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ کا صدقہ جاریہ ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں مجاہد ختم نبوت مولانا داؤد ارشد ﷾ کا بھی انتہائی مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا اور اس کتاب پر مقدمہ بھی لکھا۔ یاد رہے کہ کتاب کے پہلے ایڈیشن پر محترم المقام فضیلۃ الشیخ ابو عبداللہ حافظ محمد شعیب ﷾ فاضل مدینہ یونیورسٹی مدرس جامعہ الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ نے کی تھی۔یہی وجہ ہے کہ ٹائیٹل پر نظر ثانی کے حوالے سے انہی کا نام پرنٹ ہے، محترم المقام داؤد ارشد ﷾ کی طرف سے نظر ثانی کی بات ہونے سے قبل ہی ٹائیٹل پرنٹ ہو چکا تھا جس وجہ سے ٹائیٹل پر ان کا نام درج نہ ہو سکا۔ میں مجاہد ختم نبوت محترم متین خالد ﷾ کا بھی انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے میری خواہش اس کتاب کو بنظر عمیق پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنے قیمتی مشوروں سے بھی نوازا۔

میں آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ میرے ان تمام بزرگوں اور معاونین کے ساتھ ساتھ میری اس کاوش کو قبول فرماتے ہوئے بروز قیامت اپنے پیارے حبیب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔

مکرر گزارش ہے کہ اس کتاب میں جو کمی رہ گئی ہے وہ راقم کی طرف سے ہے اور اس میں جو بہتری ہے خاص اللہ رب العزت کے فضل و کرم کے سبب ہے۔اس لئے کتاب میں کسی بھی قسم کی غلطی نظر آئے تو راقم کو ضرور آگاہ کیجئے گا تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کیا جا سکے۔

العبد الضعیف

عبید اللہ لطیف فیصل آباد

Whatsapp : 03046265209

Email: ubaidullahlatif@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

آخرت میں نجات کا دارومدار دنیا میں انسان کے عقیدہ وعمل پر منحصر ہے۔اگر عقیدہ درست ہوا، تو اعمال میں سستی کے باوجود اس کی نجات ممکن ہے۔اگر عقیدہ درست نہ ہوا، تو انسان کے کئے گئے تمام صالح اعمال بھی آخرت میں اکارت جائیں گے۔

ابلیس اور اس کے پیروکاروں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کو مسخ کرتے ہوئے سب سے پہلے انسان کا عقیدہ خراب کیا جائے اور ساتھ ہی اس کے اعمال بھی قرآن وحدیث کے خلاف ہوں۔اس مقصد کے لئے انہوں نے کئی قسم کی سازشوں کے جال بنے ہیں۔کبھی بدعتی گروہوں کو پروان چڑھایا، تو کبھی نبوت ومہدویت کے جھوٹے دعویداروں کو مکمل سپورٹ فراہم کی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ پر رحمت فرماتے ہوئے ان فتنوں کی سرکوبی کے لئے امت مسلمہ میں سے ہی ایسے لوگ پیدا کر دیئے جنہوں نے عقیدہ توحید اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کو مسخ ہونے اور امت کو گمراہ ہونے سے بچائے رکھا۔

ضلع گرداسپور کے ایک گاؤں قادیان کے رہائشی مرزا غلام احمد کی طرف سے جنوری فروری ۱۸۹۱ء میں مسیحیت کا دعوی کر کے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو مسخ کرنے پر کمر باندھ لی۔اس کے دعوی مسیحیت سامنے آتے ہی اس فتنے کی سرکوبی کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے مخلص بندوں کو کھڑا کر دیا۔شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے کسی بھی معین شخص کی تکفیر کے تمامتر اسلامی تقاضے پورے کرتے ہوئے خط وکتابت کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی پر اس کے کفریہ عقائد واضح کئے اور اسے ان عقائد سے توبہ کی تلقین کی اور اس پر اتمام حجت کیا۔لیکن جب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے کفریہ عقائد سے رجوع کرنے سے انکار کیا تو باقاعدہ ایک استفتاء تیار کیا۔جس میں اس کے کفریہ عقائد اسی کی تحریروں سے نقل کر کے ایسے عقائد رکھنے والے شخص اور اس کے پیروکاروں کے بارے میں استفسار کیا گیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا بٹالویؒ نے یہ استفتاء اپنے استاد شیخ الکل حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کی خدمت میں پیش کیا۔ میاں صاحبؒ نے جواب استفتاء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کو قرآن و حدیث، اور سلف صالحین اور آئمہ فقہاء کی آراء کی روشنی میں تفصیلی دلائل دیتے ہوئے کفریہ ہونا ثابت کیا اور فتوی دیا کہ ان عقائد کے حامل شخص اور اس کے متبعین کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اس فتوی کو لے کر مجاہد ختم نبوت شیخ الاسلام حافظ محمد حسین بٹالویؒ نے تن تنہا اپنے خرچ پر پورے برصغیر کا سفر کیا، اور تمام مکاتب فکر کے دوسو سے زائد علماء سے تائیدی دستخط لے کر اس دستاویز کو برصغیر کی ملت اسلامیہ کے متفقہ فتوی کے طور پر ۱۸۹۲ء میں مشتہر کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''نذیر حسین دہلوی نے تکفیر کی بنا ڈالی، محمد حسین بٹالوی نے کفار مکہ کی طرح یہ خدمت اپنے ذمہ لے کر تمام مشاہیر اور غیر مشاہیر سے کفر کے فتوے اس پر لکھوائے۔''

(سراج منیر صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 75)

مرزا غلام احمد قادیانی مزید وضاحت کے ساتھ تحفہ گولڑویہ میں رقم طراز ہے:

''مولوی محمد حسین جو اول المکفرین بانی تکفیر کے وہی تھے اور اس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے میاں نذیر حسین دہلوی تھے۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 129 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 215)

ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی رقم طراز ہے:

''شیخ محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنۃ جو بانی مبانی تکفیر ہے اور جس کی گردن پر نذیر حسین دہلوی کے بعد تمام مکفروں کے گناہ کا بوجھ ہے۔''

(سراج منیر صفحہ 78 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 80)

مرزا غلام احمد قادیانی مزید رقم طراز ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بعض علماء کی فتنہ اندازی کی وجہ سے معاملہ برعکس ہوا، اور اسی بناپر اس عاجز کا نام بھی کافر اور ملحد اور زندیق اور دجال رکھا۔ اس فتنہ اندازی کے اصل بانی مبانی ایک شیخ صاحب محمد حسین نام کے ہیں جو بٹالہ ضلع گورداسپور میں رہتے ہیں۔ سب سے پہلے استفتا کا کاغذ ہاتھ میں لے کر ہر یک طرف یہی صاحب دوڑے۔ چنانچہ سب سے پہلے کافر اور مرتد ٹھہرانے میں میاں نذیر حسین صاحب دہلوی نے قلم اٹھائی اور بٹالوی صاحب کے استفتا کو اپنی کفر کی شہادت سے مزین کیا اور میاں نذیر حسین نے اس عاجز کو بلاتوقف وتامل کافر ٹھہرادیا۔

غرض بانی استفتاء بٹالوی صاحب اور اوّل المکفرین میاں نذیر حسین صاحب ہیں اور باقی سب ان کے پیرو ہیں جو اکثر بٹالوی صاحب کی دل جوئی اور دہلوی صاحب کے حق استادی کی رعایت سے ان کے قدم پر قدم رکھتے گئے اور عموماً تمام علمائے مکفرین پر یہ افسوس ہے کہ انہوں نے بلاتفتیش وتحقیق بٹالوی صاحب کے کفرنامہ پر مہریں لگادیں۔ جیسے ایک بھیڑ دوسری بھیڑ کے پیچھے چلی جاتی ہے اور جو کچھ وہ کھانے لگتی ہے اسی پر یہ بھی دانت مارتی ہے، یہی طریق اس تکفیر میں ہمارے بعض علماء نے اختیار کرلیا۔''

(دافع الوساوس صفحہ 30۔33 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5)

۱۸۹۱ء میں سفر کا آغاز کرنے والے تحریک تحفظ ختم نبوت کے قافلے میں ابتدائی طور شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث، شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا عبدالمجید دہلوی، مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی، مولانا عبداللہ شاہجہان پوری، مولانا محمد جعفر تھانیسری، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مولانا محمد بشیر سہوانی، صوفی عبدالحق غزنوی، مولانا محی الدین، عبدالرحمٰن لکھوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا عبدالحکیم کلانوری، مولانا سعداللہ لدھیانوی، مولانا عبدالعزیز لدھیانوی، مولانا محمد لدھیانوی، رئیس محمد حسن لدھیانہ، میر عباس علی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لدھیانوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، وغیرھم جیسی شخصیات محوسفر نظر آتی ہیں۔

ان بزرگوں کے علاوہ جن سعادت مندوں نے اس فتنے کی بیخ کنی کے لئے مختلف ادوار میں خدمات انجام دی ہیں ان میں حافظ محمد یوسف امرتسری، مولوی رسل بالا امرتسری، منشی الہی بخش اکاونٹنٹ لاہوری، منشی عبدالحق اکاونٹنٹ لاہوری، مولانا رشید احمد گنگوہی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور مولانا غلام دستگیر قصوری، مولانا مرتضی حسن چاندپوری، مولوی احمد علی پروفیسر میرٹھی، مولوی احمد حسن شوکت میرٹھی، ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی، مولوی عبدالواحد غزنوی، مولوی عبدالوہاب صدری دہلوی، مولوی محمد علی بھوپڑی، مولوی انوار اللہ خان حیدر آبادی، مولوی حیدر اللہ درانی، شاہ احمد رضا خان بریلوی، شاہ حامد رضا خان بریلوی، مولوی عبداللہ چکڑالوی، بابا چٹو لاہوری، قاضی عبدالاحد خان پوری، مولوی رحیم بخش لاہوری، علامہ شمس الحق ڈیانوی، ملا محمد بخش جعفر زٹلی لاہوری، سید ابوالحسن تبتی (بلتستانی) پیر جماعت علی شاہ علی پوری، مولوی عبدالحق حقانی دہلوی، شیخ حسین عرب یمانی، حافظ محمد رمضان پشاوری، مولوی فقیر اللہ مدراسی، حکیم محمد الدین امرتسری، مولوی کرم الدین جہلمی، مولوی محمد حسن بھیں جہلمی، مولوی احمد الدین سیالکوٹی، مولوی سید تلطف حسین دہلوی، پروفیسر قاضی ظفر الدین لاہوری، مولوی غنیمت حسین مونگیری، سید محمد علی مونگیری، جناب امام الدین گجراتی، منشی عبداللہ معمار امرتسری، سید عبدالرحیم مکھوی، مولوی محمد امین، بابو حبیب اللہ، حافظ فضل الرحمٰن لالہ موسی، منشی عبدالحی کوہاٹی، سید محمد انور شاہ کشمیری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولوی ظفر علی خاں، حافظ عنایت اللہ اثری وزیر آبادی گجراتی، بابو پیر بخش لاہوری، مولوی عبدالشکور اڈیٹر النجم لکھنو، مفتی محمد شفیع، مولوی احمد الدین گکھڑوی، مولوی نور حسین گرجاکھی، سید محمد داؤد غزنوی، پروفیسر الیاس برنی حیدر آبادی، مولوی شبیر احمد عثمانی، مولوی احسان احمد شجاع آبادی، حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری، مولوی ابوالحسن علی ندوی، ڈاکٹر محمد اقبال لاہوری، سید ابوالاعلی مودودی، حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی، مولوی عبدالستار نیازی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد اسماعیل سلفی، مولوی محمد حنیف ندوی، مولوی عبد المجید سوہدروی، مولوی ابوالحسنات قادری، مولوی محمد صدیق کرپالوی، مولوی عبید اللہ احرار، مولوی محمد اسحاق چیمہ، آغا عبد الکریم شورش کاشمیری، مولوی محمد یوسف انور، مولوی محمد عبداللہ گورداسپوری، مولوی محمد رفیق سلفی آف راہوالی، حکیم عبدالرحمان ڈکٹیٹر گوجرانوالہ، مولوی مجاہد الحسینی، ڈاکٹر خالد محمود، شاہ احمد نورانی، مفتی محمود، مولوی اللہ وسایا، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید، جناب ذوالفقار علی بھٹو، بابو غلام احمد پرویز، جنرل محمد ضیاء الحق، مولوی منظور چنیوٹی، مولوی الیاس چنیوٹی، مولوی محمد یحیٰ گوندلوی، مولوی ابوصہیب محمد داؤد ارشد، قاری محمد ایوب چنیوٹی، جناب متین خالد، پروفیسر خاور رشید بٹ، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، حافظ ہشام الٰہی ظہیر، جناب عامر نذیر (آف اٹلی)، رانا محمد شفیق پسروری، مولوی عبد الحفیظ مظہر، مولوی حمید اللہ خاں عزیز، حکیم عمران ثاقب، حکیم محمد افضل جمال، محمد ابرار ظہیر اور مؤلف کتاب ہذا جناب عبید اللہ لطیف شامل ہیں۔

جناب عبید اللہ لطیف کی یہ کتاب ''مقام رب العالمین اور حقیقت قادیانیت'' اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں قادیانی عقائد سے آگاہی کے حوالے سے ایک بہترین کتاب ہے جو مختصر اور جامع ہونے کے ساتھ ساتھ دلائل سے بھرپور ہے۔ مؤلف نے نہایت محنت سے قادیانی ماخذ اکٹھے کر کے ان کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں استحضار کی نعمت سے بھی نوازا ہے۔ سوشل میڈیا پر قادیانی باشتین پر ان کی گرفت نہایت سخت ہے۔ کتاب ہذا میں مؤلف نے اسلامی اور قادیانی عقائد کے مابین تقابلی جائزہ پیش کیا ہے جس سے ایک عام انسان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں قادیانی کفریات سے آگاہ ہونا مشکل نہیں رہا۔ کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کے خودساختہ الہامات کے اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے ملک عبد الرحمٰن خادم نے اپنی کتاب ''پاکٹ بک'' اور اللہ دتہ جالندھری نے اپنی کتاب ''تفہیمات ربانیہ'' میں جن تلبیسات اور دجل وفریب سے کام لیا ہے ان کا بھی پردہ چاک کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے نہ صرف کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوگیا ہے بلکہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب سوشل میڈیا پر قادیانیوں سے برسرِ پیکار نوجوانوں کے لئے ایک گائیڈ بک کا بھی کردار ادا کرے گی۔ اور وہ کسی قادیانی مربی کے دجل میں آنے سے محفوظ رہیں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قادیانیوں کی ہدایت کا ذریعہ اور مؤلف کی اخروی نجات کا سبب بنائے اور ہم سب سے زیادہ سے زیادہ اپنے دین کا کام لے۔ آمین

فقیر بارگاہ صمدی

بہاء الدین محمد سلیمان ۱۵ مارچ ۲۰۲۲ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

ابو صہیب محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

زیر نظر کتاب ''مقام رب العلمین اور حقیقت قادیانیت ماہر مرزائیت عبیداللہ لطیف حفظہ اللہ کا مختصر اور جامع رسالہ ہے جس کے تمام حوالہ جات درست اور قادیانی کتب سے ماخوذ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانیت اللہ تعالیٰ سے لے کر اس کے مقدس بندوں تک سب کی گستاخ ہے۔ انہوں نے اسلام کا نام لے کر اسلامی عقائد واحکام کو تبدیل کر دیا ہے۔ مرزائیوں کے نزدیک حرف آخر مرزا قادیانی ہے اور یہ کہہ کر کے وہ حکم وعدل ہے اس کی تمام باتوں کو من وعن قبول کر کے قرآن وحدیث سے رشتہ توڑ لیا ہے۔ مرزا قرآن وحدیث کی جو غلط سلط تعبیر وتفسیر کرتا ہے اسے مرزائی قبول کرتے ہیں۔ اسلام کی جو تعبیر خیر القرون سے مسلسل اور متواتر امت مرحمہ میں چلی آرہی ہے اس کے یہ منکر ہیں بلکہ اس کی ضد ہیں انہوں نے ایک نیا اور متوازی دین بنالیا ہے۔ جو کفریات کا مجموعہ ہے۔ عقیدہ توحید کی ابجد کا بھی انہیں علم نہیں ہے۔ مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ کی صفت عالم الغیب کا منکر تھا۔ حضرت میاں نزیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ نے مرزے کے حق میں اپنے فتویٰ میں تحریر کیا تھا:

''مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصا مذہب اہل سنت سے خارج ہے۔ کیونکہ یہ عقائد ومقالات اسلامی وسنی نہیں بلکہ ازاں جملہ بعض عقائد ومقالات یونانی فلاسفہ کے ہیں۔ بعض نیچریوں کے، بعض نصاریٰ کے، بعض اہل بدعت و ضلالت کے اور اس کا طریق ملحدین باطنیہ اہل ضلال کا طریق ہے۔ اور اس کے دعویٰ نبوت اور اشاعت اکاذیب اور اس ملحدانہ طریق کی نظر سے یقیناً اس کو ان تیس دجالوں میں سے جن کی خبر حدیث میں وارد ہے ایک دجال کہہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں۔اوراس کے پیروان وہم مشربوں کوذریات دجالی، یہ لوگ دجال نہ
ہوں تو پھراحادیث نبویہ کا جن میں سے تیس دجالوں کذابوں کی خبردی گئی ہے
کوئی مصداق نہیں ہوسکتا۔"

(پاک وہند کے علمائے اسلام کا اوّلین متفقہ فتویٰ صفحہ 45،46)

جن بنیادوں پر یہ فتویٰ جاری کیا گیا تھا،اور پوری ملت اسلامیہ نے اس کی تائید و حمایت کی تھی، اس کے بعد مرزا قادیانی نے رجوع کی بجائے مزید ڈھیروں کفریات کا ارتکاب کیا تھا۔امت مرحومہ کے تمام علمائے کرام نے تحریک قادیاں کا رد کیا، کسی نے تھوڑا کسی نے زیادہ، حصہ ہرایک نے ڈالا ہے، یہی مسلمانوں کے ایمان کا تقاضہ تھا۔اسی سلسلہ موارید اور سموط ذھبیہ کی کڑی زیرنظر کتاب ہے۔جس کے مؤلف برادرعزیز مکرم عبیداللہ لطیف حفظہ اللہ ہیں۔انہوں نے عام فہم انداز میں قادیانیوں کے عقیدہ توحید اوراللہ تعالیٰ کے متعلقہ گستاخیوں کوجمع کرکے مرزائی عذرات کے تسلی بخش جوابات رقم فرمائے ہیں۔دعا ہے اللہ تعالیٰ موصوف کی محنت کو بارآور ثابت کرے اورراہ ھدیٰ سے بھٹکے ہوئے افراد کے لئے منارہ نور ثابت ہو اور مؤلف کو مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اوران کے حق میں خیر اور بھلائی فرمائے۔آمین یا اله العٰلمین

ابوصھیب محمد داؤد ارشد

۲۹ شعبان ۱۴۴۳ھ موافق ۱۲ اپریل ۲۰۲۲ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

شرک کیا ہے؟

اللہ رب العزت کے ساتھ اس کی ذات میں یا صفات میں کسی اور کو شریک سمجھنا شرک ہے۔ ذات میں شریک سمجھنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا باپ' بیٹا یا بیوی اور اللہ کے جسم کا کسی کو حصہ قرار دینا ہے اور صفات میں شرک سے مراد کسی بھی دوسری شخصیت کو خالق' رازق' اولاد دینے والا مشکلات حل کرنے والا زندہ یا مردہ کرنے والا سمجھنا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ کسی اور کو بھی عبادت کے لائق سمجھنا شرک ہے عبادت خواہ رکوع وسجود کی شکل میں ہو یا نذر ونیاز دینے کی شکل میں یا مشکل وقت میں پکارنے کی شکل میں یا اولاد اور رزق مانگنے کی شکل میں ہو۔

مشرک کا انجام:۔

مشرک خواہ کلمہ گو ہو یا غیر کلمہ گو اگر بغیر توبہ کیے شرک کی حالت میں ہی اسے موت آ گئی تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور قیامت کے روز اس کے لیے کسی بھی قسم کی معافی نہیں ہوگی چنانچہ قرآن مقدس میں رب کائنات فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ
وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا (النساء48)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (النساء116)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ؛اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

مزید رب کریم نے فرمایا:

وَمَن يُشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخۡطَفُهُ الطَّيۡرُ اَوۡ تَهۡوِىۡ بِهِ الرِّيۡحُ فِىۡ مَكَانٍ سَحِيۡقٍ (الحج 31)

ترجمہ؛اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر گیا اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا اس کو ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں۔

اور مشرکین کے بارے میں رب کائنات نے فرمایا کہ

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ۖۚ وَفِى النَّارِ هُمۡ خٰلِدُوۡنَ (التوبہ 17)

ترجمہ؛ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال برباد ہو گئے اور یہ لوگ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

محترم قارئین! یہی وجہ ہے کہ امام الانبیاء خاتم المرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَلَا اُنَبِّئُكُمۡ بِاَكۡبَرِ الۡكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا قَالُوۡا! بَلٰى يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلۡاِشۡرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوۡقُ الۡوَالِدَيۡنِ

(صحیح بخاری کتاب الشہادات : 2654)

ترجمہ؛ کیا میں تمہیں سب سے بڑا کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ آپ ﷺ نے یہ جملہ تین بار دہرایا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف صریحاً شرک کا ارتکاب کیا ہے بلکہ دعویٰ الوہیت کر کے دائرہ اسلام سے بھی خارج ہو چکا ہے۔آیئے ذرا ملاحظہ کریں کہ کس طرح مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کھلم کھلا قرآن مقدس کی مخالفت کرتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

اسمائے باری تعالیٰ

اسلامی عقیدہ:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف : ۱۸۰)

''اور اللہ تعالیٰ کے نام ہی سب سے اچھے ہیں، سواسے ان ناموں کے ساتھ پکارو۔''

اسی تناظر میں ایک حدیث رسول ﷺ بھی ملاحظہ فرمائیں، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انہیں یاد کر لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(بخاری، الشروط، باب ما یجوز من الاشراط :۲۷۳۴)

قادیانی عقیدہ:

محترم قارئین! یہ ننانوے نام بعض روایات میں بھی موجود ہیں، اب دیکھنا یہ ہے کہ ان خوبصورت ناموں سے ہٹ کر مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے نام بھی بتائے ہیں جو انتہائی معیوب اور بھدے ہیں۔ آیئے ان ناموں کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

﴿یلاش﴾

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''اسی مضمون کے لکھنے کے وقت خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ 'یلاش'

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خدا کا ہی نام ہے۔ یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا ہے اس کے معنی میرے پر یہ کھولے گئے کہ یالاشریک۔ اس نام کے الہام سے یہ غرض ہے کہ کوئی انسان کسی ایسی قابل تعریف صفت یا اسم یا کسی فعل سے مخصوص نہیں جو وہ صفت یا اسم یا فعل کسی دوسرے میں نہیں پایا جاتا۔ یہی سر ہے جس کی وجہ سے ہر ایک نبی کی صفات اور معجزات اظلال کے رنگ میں اس کی امت کے خاص لوگوں میں ظاہر ہوتی ہیں جو اس کے جوہر سے مناسبت تامہ رکھتے ہیں یا کسی خصوصیت کے دھوکہ میں جلد امت کے کسی نبی کو لاشریک نہ ٹھہرائیں۔ یہ سخت کفر ہے جو کسی نبی کو یلاش کا نام دیا جائے۔"

(تحفہ گولڑویہ مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۷، حاشیہ ص ۲۰۴،۲۰۳)

قارئین کرام! عموماً قادیانی اس نام پر اعتراض کے جواب میں قرآن کریم سے حروف مقطعات کو پیش کرتے ہیں جو صریحاً دھوکہ دینے کی ناکام کوشش ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ حروف مقطعات کو نبی ﷺ نے کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے نام قرار نہیں دیا، دوسرا جواب قادیانی یہ دیتے ہیں کہ کیا معترض کو اللہ تعالیٰ کے تمام نام بتا دیئے گئے ہیں یا کسی کے پاس ایسی کوئی لسٹ ہے جس میں لکھا ہو کہ بس انہی ناموں سے اللہ تعالیٰ کو پکارا جا سکتا ہے۔ تو اس کا جواب اوپر حدیث میں موجود ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کا ذکر ہے اور بعض روایات میں قرآن و حدیث سے ان ننانوے ناموں کی تفصیل بھی پیش کی گئی ہے جب کہ یلاش کے بارے میں تو خود مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"یلاش خدا کا ہی نام ہے، یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا۔"

آگے چلنے سے پہلے یہاں پر ایک وضاحت بھی ضروری ہے کہ مرزا اور اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیروکاروں کا کہنا ہے کہ ہمارا دین قرآن اور حدیث کے علاوہ کوئی نہیں، اور ہم صرف اسلام میں کسی قسم کا حک واضافہ نہیں کرتے، اور عملاً انہوں نے کئی چیزوں کا اضافہ کیا ہے ان میں ایک "یلاش" اللہ تعالیٰ کی صفت بھی ہے اور خود مرزا نے اعتراف کیا ہے کہ اسلام کے اصل چشمہ قرآن وحدیث میں یہ لفظ نہیں، بلفظ دیگر قادیانی کا اضافہ ہے۔

اب مرزا قادیانی کے پیروکار خود فیصلہ کریں کہ مرزا جی کی اس بات کو قبول کرتے ہیں یا جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں، ویسے کرشن جی کے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تاریخ ابن خلدون میں یہ لفظ پارسی حکمرانوں کے ذکر میں دو شخصیات کے لیے موجود ہے۔ یلاش بن کسریٰ اور یلاش بن شیرون۔

ویسے بھی کرشن جی نے یلاش کا معنی بتایا ہے یالاشریک۔ جو نام نہیں بلکہ جملہ تخاطب ہے کیونکہ لاشریک کے شروع مں لفظ "یا" حرف ندا کے طور پر موجود ہے۔ اس لیے یا لا شریك جملہ تخاطب ہے نہ کہ اسم جبکہ کرشن جی اسے اللہ تعالیٰ کا اسم بتا رہے ہیں۔ جو کہ گرائمر کے اعتبار سے بھی غلط ثابت ہوتا ہے۔

﴿صاعقہ﴾

امین الملک جے سنگھ بہادر نے اللہ تعالیٰ کا ایک اور الہامی نام بھی بتایا ہے چنانچہ مرزا قادیانی کے الہامات کے مجموعے "تذکرہ" نامی کتاب میں ۱۹۰۲ء کے تحت اس کا ایک الہام کچھ یوں درج ہے کہ

اِنِّی اَنَا الصَّاعِقَةُ

مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا اسم ہے۔ آج تک کبھی نہیں سنا۔ حضرت صاحب نے فرمایا: بے شک۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا، ص ۳۶۷)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿کالا۔ کالو﴾

کرشن جی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا نام کالا اور کالو بھی ہے چنانچہ بزعم خود کرشن جی کی جوتیوں کا غلام مفتی محمد صادق اپنی کتاب ذکر حبیب میں لکھتا ہے کہ

"جب میں لاہور دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازم تھا اور مزنگ میں رہا کرتا تھا ان ایام میں میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص جس کا نام کالو ہے، ہمارے زنانخانہ میں بے تکلف اندر آ گیا ہے اور میری بیوی نے اس سے پردہ نہیں کیا جس کے گھر اس خاندانی عادت سخت پردہ قائم رکھنے کی ہو اس واسطے اس نظارہ سے مجھے ایسا غصہ آیا کہ بہ سبب رنج کے میں کانپ اٹھا اور بیدار ہو گیا۔ اس خواب کے نظارہ نے مجھے ایسا متوحش کر دیا کہ مجھے اس مکان سے بھی نفرت ہو گئی جس میں وہ خواب دیکھا تھا اور میں نے ارادہ کیا کہ اس مکان کو چھوڑ دوں کیونکہ وہ کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ جب میں نے اپنی بیوی سے اس کا ذکر کیا تو اس نے مجھے مشورہ دیا کہ خوابوں کی تعبیریں ہوتی ہیں ظاہر پر حمل نہیں ہو سکتا۔ چونکہ مکان بظاہر ہر طرح سے آرام دہ ہے اس واسطے اتنی بات پر چھوڑ دینا مناسب نہیں آپ پہلے اپنا خواب حضرت مسیح موعود کو قادیاں لکھ بھیجیں اور اس کی تعبیر دریافت کریں پھر جو وہ ارشاد فرما دیں گے اس کی تعمیل ضروری ہوگی۔ مجھے یہ مشورہ پسند آیا اور میں نے حضرت کی خدمت میں اسی روز ڈاک میں خط بھیجا خواب کی ساری کیفیت عرض کی اور اپنا ارادہ تبدیل مکان بھی لکھ دیا جس پر حضرت کا جواب آیا کہ اس خواب کی وجہ سے مکان تبدیل نہ کریں، اگر آپ کے گھر حمل ہے تب اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔ کالو۔ کالا دراصل عربی الفاظ ہیں اس کے معنی ہیں نگاہ رکھنے والا، یہ خدا تعالیٰ کا نام ہے۔ کالو کے گھر میں آنے کی یہ تعبیر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل مرحلہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی بیوی کا نگہبان ہوگا اور فرزند نرینہ عطا کرے گا۔"

(ذکر حبیب صفحہ 230,131، پرانا ایڈیشن صفحہ 181,182)

﴿اسم اعلیٰ﴾

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى

تسبیح بیان کیجئے اپنے رب کی جس کا نام سب سے بلند ہے

جب ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ رب کائنات کا سب سے بلند نام کون سا ہے تو واضح ہوتا ہے کہ وہ بلند نام رب ذوالجلال کا ذاتی نام "اللہ" ہے یہ بات میں یونہی نہیں کہہ رہا بلکہ اس پر کئی قرائن شاہد ہیں مثلاً اذان میں سب سے پہلا کلمہ "اللہ اکبر" ہے اسی طرح کلمہ شہادت میں بھی صرف اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام "اللہ" ہی آتا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں

اسی طرح نماز میں قیام، رکوع، سجدے اور تشہد میں بیٹھتے وقت بھی "اللہ اکبر" ہی کہا جاتا ہے۔

قارئین کرام! یہ بات تو واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بلند نام "اللہ" ہی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام بھی ہے۔ اور "اعلیٰ" اللہ تعالیٰ کا نام نہیں بلکہ صفت ہے۔ اس کے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی اللہ تعالیٰ کی ذات پر افتراء کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے مخاطب کرکے فرمایا:

اَنْتَ اِسْمِى الْاَعْلٰى

یعنی تو میرا اسم اعلیٰ ہے

(تذکرہ صفحہ 304 طبع چہارم 2004ء مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! اس الہام پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے مؤلف پاکٹ بک ملک عبدالرحمٰن خادم لکھتا ہے کہ

''اَنْتَ اِسْمِی الْاَعْلٰی یعنی تو میرا سب سے بڑا نام یعنی خدا ہے

جواب: ترجمہ غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود نے خود اس کا ترجمہ کر دیا ہے۔ تو میرے اسم اعلیٰ کا مظہر ہے یعنی ہمیشہ تجھ کو غلبہ رہے گا،''

(تریاق القلوب ص 81 تقطیع کلاں صفحہ 192 مطبوعہ 1922ء وصفحہ 162 شائع کردہ بکڈپو)

(پاکٹ بک صفحہ 392,393 ایڈیشن 1952ء صفحہ 674,675 ایڈیشن 1945ء)

قارئین کرام! جب ہم نے تریاق القلوب مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۱۲ پر مرزا قادیانی کے اس الہام کو ملاحظہ کیا تو وہاں پر اس الہام کو تحریر کرنے کے بعد مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''حقیقت المہدی'' صفحہ ۱۲ کا حوالہ دیا ہے یعنی اس کا یہ الہام سب سے پہلے اس کی کتاب ''حقیقت المہدی'' کے صفحہ ۱۲ پر شائع ہو چکا ہے جب ہم نے حقیقت المہدی مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶ پر دیکھا تو مرزا قادیانی وہاں پر اس الہام کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''تو میرا وہ اسم ہے جو سب سے بڑا ہے۔''

(حقیقت المہدی مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 446)

قارئین کرام! ملک عبدالرحمٰن کے نزدیک ''اَنْتَ اِسْمِی الْاَعْلٰی کا ترجمہ ''تو میرا سب سے بڑا نام ہے'' غلط ہے حالانکہ یہی ترجمہ مرزا قادیانی نے خود کیا ہے اگر یہ ترجمہ غلط ہے تو تب بھی قصوروار قادیانیوں کا منہ بولا نبی ہی قرار پاتا ہے۔ ویسے بھی کرشن جی کو بچانے کے لئے قادیانیوں کی منگھڑت تاویلات کو دیکھ کر ہم یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی ان قادیانیوں کی زندگی میں موجود ہوتا تو یہ اسے سکھاتے کہ نبوت کس طرح کی جاتی ہے۔ یہ تو تھا ملک عبدالرحمٰن خادم کے ایک دجل کا جواب اب آتے ہیں اس کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دجل کی طرف وہ مزید لکھتا ہے کہ

"گویا اس الہام میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا ہے کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ہی غالب رہیں گے۔"

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 393 ایڈیشن 1952ء صفحہ 675 ایڈیشن 1945ء)

قارئین کرام! کہاں مرزا قادیانی کا اپنے خود ساختہ الہام کی بنیاد پر خود کو اسم اعلیٰ قرار دینا اور کہاں یہ آیت کہ اللہ اور اس کے رسول ہی غالب رہیں گے۔ ایسی بے تکی تاویل سے جامعہ احمدیہ کے مربیان اور موم کے سپاہی قادیانیوں کو تو بے وقوف بنایا جا سکتا ہے لیکن کسی معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والے مسلمان کو نہیں۔ اگر ہم ملک عبدالرحمٰن خادم کی اس منگھڑت تاویل کو درست بھی تسلیم کر لیں تو تب بھی مرزا قادیانی ایک کذاب و دجال ہی ثابت ہوتا ہے نہ کہ نبی و رسول۔ وہ اس طرح کہ قادیانیت کا مطالعہ کرنے والے احباب جانتے ہیں کہ کرشن جی اپنی کتاب اعجاز احمدی میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے بارے میں پیشگوئی کی تھی کہ وہ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے کبھی بھی قادیاں نہیں آئیں گے۔ لیکن مولانا ابولوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ قادیاں میں پہنچ کر کرشن جی کو للکارتے رہے لیکن موصوف نہ تو اپنے حجرے سے باہر نکلے اور نہ ہی مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کو پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے اپنے پاس آنے کی اجازت دی۔ صرف اسی معاملے میں ہی کرشن جی کے لئے ذلت و رسوائی مقدر نہیں بنی بلکہ مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے ساتھ لدھیانہ میں ہونیوالے مباحثے میں بھی مباحثہ درمیان میں چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی۔ اسی طرح مولانا عبدالحکیم کلانوری رحمہ اللہ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے بعد اس حد تک ذلیل و رسوا ہوا کہ اسے اشتہار شائع کر کے اعلان کرنا پڑا کہ

"بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 285 اشتہار 3 فروری 1992 دو جلدوں والا ایڈیشن)

اشتہار کا آخری جملہ ہے

''سو میں ان شاء اللہ عنقریب ان اوہام کے ازالے لئے پوری تشریح کے ساتھ اس رسالہ میں لکھ دوں گا اور مطابق اہل سنت والجماعت کے بیان کر دوں گا۔''

مرزا جی کے الفاظ پر غور کریں۔ مطابق اہل سنت والجماعت بیان کر دوں گا۔ گویا جس چیز پر مناظرہ تھا وہ اہل سنت کے عقیدے کے مخالف تھی ،اہل سنت والجماعت کے مطابق بیان کر دوں گا۔ گو مرزا نے اس عہد کو نبھایا نہیں مگر اپنی ہار تسلیم کر لی ہے۔ الغرض قادیانی کوئی ایک محاذ ثابت نہیں کر سکتے جہاں مرزا جی کو ذلت و رسوائی نصیب نہ ہوئی ہو۔

قارئین کرام! اس کے بعد ملک عبدالرحمٰن خادم نے ''تاج الاولیاء'' نامی کتاب سے پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ایک الہام کا حوالہ دیا ہے اور اسی طرح محی الدین ابن عربی کی کتاب فصوص الحکم کا حوالہ دے کر کرشن جی کے اس افتراء علی اللہ کو درست ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ تاج الاولیاء نامی کتاب کے حوالے سے صرف یہی عرض کرنا چاہوں گا کہ لوگوں نے بہت سارے جعلی قصے اولیاء کرام کے بارے میں مشہور کر رکھے ہیں جو کہ محض جھوٹ کا پلندہ ہیں اس لئے ایسی منگھڑت قصے کہانیاں ہمارے لئے حجت نہیں ہیں اور نہ ہی ہم ان کو تسلیم کرتے ہیں۔ جہاں تک تعلق ہے محی الدین ابن عربی کا تو اس کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی خود لکھتا ہے کہ

''شیخ محی الدین (ابن عربی) سے پہلے اس وحدت الوجود کا نام و نشان نہ تھا اور پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ دیکھا گیا ہے کہ یہ وحدت الوجود والے عموماً اباحتی ہوتے ہیں اور نماز روزہ کی ہرگز پرواہ نہیں کرتے یہاں تک کہ کنجروں کے ساتھ بھی تعلقات رکھتے ہیں''

(ملفوظات جلد دوم 2 صفحہ 232 پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایک اور جگہ کرشن جی لکھتے ہیں کہ

''وجودیوں کا یہ مذہب ہے کہ ہم لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور ہم ہی سچے موحد ہیں اور باقی سب مشرک ہیں، جس کا نتیجہ عوام میں یہ ہوا کہ اباحت پھیل گئی اور فسق و فجور میں ترقی ہو گئی کیونکہ وہ اسے حرام نہیں سمجھتے اور نماز روزہ اور دوسرے اوامر کو ضروری نہیں سمجھتے اس سے اسلام پر بڑی آفت آئی ہے، میرے نزدیک وجودیوں اور دہریوں میں انیس بیس کا فرق ہے۔ یہ وجودی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم 4 صفحہ 397 پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

قارئین کرام! مندرجہ بالا تحریروں سے واضح ہوا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک محی الدین ابن عربی وحدت الوجود کا موجد اور بانی ہے اور یہ وجودی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں کیونکہ ان وجودیوں اور دہریوں میں انیس بیس کا فرق ہے۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو لوگ قابل نفرت ہوں اور جن لوگوں اور دہریوں میں بس انیس بیس کا فرق ہو ان کے موجد اور بانی کی تحریر کو کس طرح بطور دلیل پیش کیا جا سکتا ہے؟

قارئین کرام! ملک عبدالرحمٰن خادم مزید لکھتا ہے کہ

''اسم کے معنی اس الہام میں صفت کے ہیں جیسا کہ حدیث میں ''اِنَّ لِی اَسْمَآءً ۔۔۔ اَنَا الْمَاحِیُ'' میں ماحی ہوں جس سے کفر کو مٹایا جائے گا۔ یہ آنحضرت ﷺ کی صفت ہے پس اس الہام میں اس صفت کی طرف اشارہ ہے جو اعلیٰ یعنی سب پر غالب آنے والی ہے چونکہ ہر نبی خدا کی اس صفت کا مظہر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھی اس صفت کا مظہر قرار دیا ہے۔''

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 393 ایڈیشن 1952ء صفحہ 675 ایڈیشن 1945ء)

قارئین کرام! ملک عبدالرحمٰن خادم نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے اس میں نبی ﷺ نے اپنے ذاتی اور صفاتی نام بتائے ہیں لیکن یہاں پر مرزا قادیانی اپنے ذاتی اور صفاتی نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں بتا رہا بلکہ افتراء علی اللہ کرتے ہوئے خود کو اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا نام قرار دے رہا ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی مخلوق ہے نہ کہ خالق۔ اگر ہم ملک عبدالرحمٰن خادم کی غالب ہونے والی بات کو درست بھی مان لیں تو میں اوپر واضح کر چکا ہوں کہ مرزا قادیانی ہر مقام پر نہ صرف مغلوب ہوا بلکہ ذلیل و رسوا بھی۔ اس لئے ملک عبدالرحمٰن خادم کی یہ باطل تاویلیں بھی کسی کام نہیں آسکتیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

کیا اللہ تعالیٰ کی مانند کوئی چیز ہو سکتی ہے؟

قرآنی عقیدہ:۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (شوریٰ:11)

ترجمہ؛کوئی چیز اس کی مانند نہیں اور وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(النحل : 74)

پس تم اللہ کے لئے مثالیں نہ تراشو، بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

قادیانی عقیدہ:۔

﴿اللہ تعالیٰ تیندوے کی مانند﴾

مندرجہ بالا آیت کریمہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت کو کسی بھی دنیاوی چیز سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض وطول رکھتا ہے اور تندوی (تیندوے) کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں''

(توضیح مرام ص 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 90)

قارئین کرام! مندرجہ بالا تحریر پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی اپنی کتاب پاکٹ بک میں رقم طراز ہے کہ

''خدا تعالیٰ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ کا مصداق تو ضرور ہے مگر اس کی بعض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفات کو بیان کرنے کے لیے اگر دنیوی مثال نہ دی جائے تو کہاں سے دی جائے خود قرآن مجید نے ﴿مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ﴾ (النور : ۳۵) فرمایا ہے یعنی خدا کے نور کی مثال ایک قندیل کی طرح ہے۔ جس طرح نور خداوندی کی مثال مشکوۃ سے دی جاسکتی ہے۔ بعینہ اسی طرح خدا کی صفات کا ایک ہی وقت میں مختلف اوقات اور مقامات میں رنگ پذیر ہونا بھی تیندوے کے جال والی مثال سے بیان کیا جاسکتا ہے۔"

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 631 ایڈیشن 1952ء صفحہ 997 ایڈیشن 1945ء)

قارئین کرام! یہاں پر ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی نے یہ کہہ کر ایک بہت بڑا دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے کہ خدا کی طاقت تیندوے کے جال کی طرح ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ تیندوا اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ایک چار ٹانگوں والا جانور ہے اور مرزا قادیانی نے بھی اللہ تعالیٰ کی طاقت کے اظہار کی بات نہیں کی بلکہ صاف لفظوں میں لکھا ہے:

"قیوم العالمین" ایک وجود اعظم ہے جس کے لیے بے شمار ہاتھ اور پیر ہیں اور پھر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج لاانتہا عرض و طول رکھتا ہے اور تندوی کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں۔ جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیلی ہوئی ہیں۔"

یہاں پر اللہ تعالیٰ کے وجود کو مخلوق کے جسم سے مشابہت کی بات کی جارہی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں۔ لیکن یہ ہاتھ تو اسی کی شان کے مطابق ہیں، انہیں اسکی تخلیق کردہ دنیا کے ہاتھوں سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی جہاں تعلق ہے سورۃ النور کی آیت کا تو یاد رکھنا چاہیے، اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی مثال نہیں دی بلکہ اپنے نور کی مثال دی ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ سورۃ النور کی آیت میں تشبیہ الرویۃ بالرویۃ ہے نہ کہ تشبیہ المرئی بالمرئی۔ یعنی کہ اللہ تعالیٰ یہ فرما رہے ہیں کہ اس کا نور دیکھنے میں ایسے مشکاۃ کی طرح ہے جس میں (فلاں فلاں چیز ہے) یہاں دکھنے یا نظر آنے کی کیفیت بیان کی گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اللہ تعالیٰ کے نور کی کیفیت وحقیقت بیان نہیں کی گئی۔ویسے بھی لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ میں تو ایک طرف یہ واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مانند کوئی چیز نہیں ہے اور دوسری طرف ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کی صفت بیان کی گئی ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا دیکھنا اور سننا جو ہے اس کی کوئی مثال نہیں دی جا سکتی کیونکہ وہ لوگوں کو دیکھنے اور سننے کی طرح نہیں۔لیکن لوگوں کے اللہ تعالیٰ کے نور کو دیکھنے کی مثال دی جا سکتی ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نور کو اگر دیکھیں تو وہ اسے انہیں ایک ایسے مشکاۃ کی طرح نظر آئے گا جس میں فلاں فلاں چیزیں ہوں گی۔

اسی طرح قادیانی یہ بھی دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ دیکھیں جی اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا﴾

(البقرہ : ٢٦)

’’بے شک اللہ تعالیٰ اس سے نہیں شرماتا کہ کوئی بھی مثال بیان کرے مچھر کی ہو یا پھر اس کی جو اس سے اوپر ہو۔‘‘

اگر اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو وحی والہام کے ذریعے اپنے پوشیدہ آنے کی مثال چوروں کی طرح دے دی تو اس پر اعتراض کیا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات یا صفات کی مثال کے بارے میں یہ بات نہیں کہی کہ وہ اپنی ذات کے بارے میں مچھر کی مثال دینے سے بھی نہیں شرماتا۔اس لیے اس آیت کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر چسپاں کرنا واضح دھوکہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر افتراء بھی ہے۔اللہ تعالیٰ تو واضح اعلان فرما رہا ہے کہ

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (الشوریٰ : ١١)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ: ’’اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے‘‘ یعنی آسمان وزمین جو روشن ہیں تو اللہ کے نور ہی سے روشن ہیں۔وہ نہ ہو تو کچھ بھی نہ ہو۔شاہ عبدالقادر

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''یعنی اللہ سے رونق اور بستی ہے زمین اور آسمان کی۔ اس کی مدد نہ ہو تو سب ویران ہو جائیں۔'' یاد رہے، یہاں اللہ کے آسمان وزمین کا نور ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور آسمان وزمین کا نور ہے اور اسے روشن کرنے والا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس آیت میں مذکور نور کی مثال بیان کی گئی ہے، جب کہ اللہ کی کوئی مثال ہے ہی نہیں، جیسا کہ فرمایا: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ''اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔''

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اس آیت میں اس نور کا ذکر ہے جس سے آسمان وزمین روشن ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نور حجاب کے پیچھے ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر پانچ باتیں بیان فرمائیں، آپ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

(صحیح مسلم کتاب الایمان)

''اللہ عزوجل سوتا نہیں اور اس کے لائق ہی نہیں کہ وہ سوئے، وہ ترازو کو نیچا کرتا ہے اور اسے اونچا کرتا ہے، رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے اس کی طرف اوپر لے جایا جاتا ہے اور اس کا حجاب نور ہے، اگر وہ اسے ہٹا دے تو اس کے چہرے کی شعاعیں اس کی مخلوق میں سے ہر اس چیز کو جلا دیں جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے۔''

اس آیت میں ''نُوْرٌ'' کا معنی ''ذُوْ نُوْرٍ'' ہے، یعنی روشن کرنے والا، جیسا کہ ''زَيْدٌ عَدْلٌ'' کا معنی یہ نہیں کہ زید عدل وانصاف ہے، بلکہ اس کا معنی ہے کہ زید عدل وانصاف والا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ قَالَ مَثَلُ ھُدَاہُ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ کَمَا یَکَادُ الزَّیْتُ الصَّافِیْ یُضِیْءُ قَبْلَ اَنْ تَمَسَّہُ النَّارُ فَاِذَا مَسَّتْہُ النَّارُ ازْدَادَ ضَوْئًا عَلٰی ضَوْءٍ کَذٰلِکَ یَکُوْنُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ یَعْمَلُ بِالْھُدٰی قَبْلَ اَنْ یَّاتِیَہُ الْعِلْمُ فَاِذَا جَاءَہُ الْعِلْمُ ازْدَادَ ھُدًی عَلٰی ھُدًی وَ نُوْرًا عَلٰی نُوْرٍ

(طبری:26313)

''اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے'' فرمایا: ''مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی مثال اس طرح ہے جیسے صاف زیتون کا تیل، قریب ہوتا ہے کہ اس سے پہلے ہی روشن ہو جائے کہ اسے آگ چھوئے، پھر جب اسے آگ چھوتی ہے تو وہ روشنی پر روشنی میں بڑھ جاتا ہے، ایسے ہی مومن کا دل ہے کہ اس سے پہلے ہی ہدایت پر عمل کرنے والا ہوتا ہے کہ اس کے پاس علم آئے، پھر جب اس کے پاس علم آتا ہے تو وہ ہدایت پر ہدایت میں بڑھ جاتا ہے اور نور پر نور میں بڑھ جاتا ہے۔''

آیت میں مومن کے دل میں اللہ کی ہدایت کے نور کو مثال دے کر زیادہ سے زیادہ روشن بیان کرنا مقصود ہے، اس کے لیے اسے ایسے چراغ کی روشنی کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو آیت کے نزول کے وقت رات کے اندھیرے میں روشنی کے لیے انسانی استعمال میں آنے والی سب سے روشن چیز تھی اور اس کی روشنی کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کے جو اسباب و ذرائع ہو سکتے تھے وہ بھی ساتھ ذکر فرمائے۔

﴿اللہ تعالیٰ چوروں کی مانند﴾

''وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا''

(تجلیات الٰہیہ ص4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 ص 396)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿اللہ تعالیٰ کھا جانے والی آگ﴾

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی اپنے خدا کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''میں جانتا ہوں کہ وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔''

(سراج منیر مندرجہ روحانی خزائن جلد 12، ص 64)

﴿ربنا عاج﴾

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ چہارم میں ایک الہام پیش کیا ہے۔

''ربنا عاج''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم مندرجہ روحانی خزائن، جلد اول، ص ۶۶۲)

''ہمارا رب عاجی ہے۔''

(اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)

(براہین احمدیہ حصہ چہارم مندرجہ روحانی خزائن، جلد اول، ص ۶۶۳)

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کے عاجی ہونے کا مفہوم اور معنی مرزا قادیانی کو تو معلوم نہیں ہوسکا لیکن اس کا مرید ملہم سے زیادہ اس کے الہام کو سمجھنے والا لکھتا ہے کہ

''یہ لفظ ''عاج'' (ہاتھی دانت) نہیں بلکہ ''عَاجّ'' بہ تشدید ج ہے جس کا ترجمہ ''پکارنے والا'' آواز دینے والا ہے۔ یہ لفظ عج سے مشتق ہے دیکھئے لغت میں عَجَّ۔ عَجًّا وَعَجِیجًا آواز کرو۔ بانگ کرو۔ وَمِنْهُ الْحَدِیْثُ اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ یعنی برداشتن آواز دینے والا بہ تلبیہ وقربان کردن ید بہ را (منتہی العرب والفرائد الدریہ) کہ عَجَّ عَجًّا وَعِجِیجًا کے معنی آواز دینے اور پکارنے کے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حج میں افضل ترین آواز دینا (تلبیہ اور لبیک کہنا) اور قربانی دینا ہے۔ ابہام کا مطلب یہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ہمارا خدا دنیا کو اپنی طرف بلاتا ہے۔''

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 392 ایڈیشن 1952ء صفحہ 673 ایڈیشن 1945ء)

قارئین کرام! لفظ عاج کے لغت میں مختلف معنی دیئے گئے ہیں جن میں ایک معنی ہاتھی دانت کے بھی ہیں۔ اسی طرح کسی مظلوم کو اپنے مسیحا کو پکارنے والے کے لیے بھی لفظ عاج استعمال ہوتا ہے۔ ملک عبدالرحمٰن خادم نے بھی عاج کا مطلب پکارنے والا بیان کیا ہے اور دلیل کے طور پر تلبیہ کو پیش کیا تو جناب عالی تلبیہ میں ایک انسان یعنی مخلوق اپنے خالق کو پکارتی ہے نہ کہ خالق اپنی مخلوق کو۔ پاکٹ بک کی پیش کردہ بحث سے بھی صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کا اپنے خالق کو پکارنا عاج کہلائے گا نہ کہ خالق کا اپنی مخلوق کو پکارنا۔ تب بھی رب کائنات کو ''عاج'' قرار دینا توہین باری تعالیٰ ہی ثابت ہوتا ہے اور سوچنے کی بات تو یہ ہے ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی صاحب بھی مدعی سست گواہ چست والا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ملہم صاحب کہتے ہیں مجھے اپنے اس الہام کے معنی معلوم نہیں ہوئے اور ملک صاحب اس الہام کے معنی ہی نہیں تشریح بھی بیان کر رہے ہیں، اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ اگر کرشن جی ان کے دور میں زندہ ہوتے تو یہ لوگ ان کو نبوت سکھاتے اور بتاتے کس طرح نبوت کی جاتی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

کیا اللہ تعالیٰ کی بیوی اور اولاد ہو سکتی ہے؟

اسلامی عقیدہ:۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اللہ رب العزت کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی والدین اور نہ ہی بیوی کیونکہ رب کائنات نے قرآن مجید میں اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرما دیا ہے کہ

قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَم یَلِد وَ لَم یُو لَد ۝

(سورۃ الاخلاص 1 تا 3)

ترجمہ: اے میرے نبی! کہہ دیجئے اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ ہی اس کا کوئی باپ ہے اور نہ ہی بیٹا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۰۰ اور ۱۰۱ میں فرمایا ہے کہ

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الجِنَّ وَخَلَقَهُم وَخَرَقُوا لَهُ بَنِینَ وَ بَنٰتٍ بِغَیرِ عِلمٍ سُبحٰنَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا یَصِفُونَ ۝ بَدِیعُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ اَنّٰی یَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَم تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيءٍ عَلِیمٌ ۝

ترجمہ: اور لوگوں نے شیاطین کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دے رکھا ہے حالانکہ ان لوگوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں بیٹے اور بیٹیاں بلا سند تراش رکھی ہیں اور وہ پاک اور برتر ہے ان باتوں سے جو یہ کرتے ہیں وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اولاد کہاں سے ہو سکتی ہے حالانکہ اس کی کوئی بیوی تو ہے ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ہر چیز کو جانتا ہے۔

قادیانی عقیدہ:۔

محترم قارئین! مرزا قادیانی اس کے برعکس عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مخاطب کرکے فرمایا

(الف) اے مرزا! اَنتَ مِنِّیی بِمَنزِ لَةِ ولَدِی

ترجمہ: تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(بحوالہ تذکرہ صفحہ 548 از مرزا قادیانی طبع چہارم)

قارئین کرام! ملک عبدالرحمٰن خادم نے اپنی کتاب پاکٹ بک میں مرزا قادیانی کے اس الہام کا جواب کئی طرح دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:

حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں:

(۱):...... ''خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے۔'' (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۸۹)

حضرت مسیح موعود اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں لیکن یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں آنحضرت ﷺ کو اپنا ہاتھ قرار دیتا ہے اور فرمایا: ﴿یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ﴾ (الفتح : ۲) ایسا ہی یٰعِبَادِیَ اللّٰه (یعنی کہہ دے اے اللہ کے بندو! خادم) کے ﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ﴾ (الزمر : ۵۳) (یعنی اے نبی! ان سے کہہ۔ اے میرے بندو! خادم) اور یہ بھی فرمایا: ﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ﴾ (البقرہ : ۲۰۰) پس اس خدا کے کلام کو ہشیاری اور احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ اور یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے اور میری نسبت بینات میں سے یہ الہام ہے جو براہین

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

احمدیہ میں درج ہے۔﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ﴾ (اربعين نمبر ٢ جز ٨ بحواله براهين احمديه جلد ٢ ص ٤١١) یعنی کہہ دے کہ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں جس پر وحی ہوتی ہے بے شک تمہارا ایک ہی خدا ہے اور سب خیر وخوبی قرآن میں ہے۔'' (دافع البلاء حاشیہ ص ٦ تذکرہ ص ٣٩٧)

(٢):......قرآن مجید میں ہے: ﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ﴾ (البقرہ: ٢٠٠) کہ خدا کو اس طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو گویا خدا ہمارا باپ نہیں ہے بمنزلہ باپ ہے جس طرح ایک بیٹا اپنا ایک ہی باپ جانتا ہے اور اس رنگ میں اس کی توحید کا قائل ہوتا ہے۔ اس طرح خدا بھی چاہتا ہے کہ اس کو ''وحدہ لاشریک'' یقین کیا جائے اور جو اس رنگ میں خدا تعالیٰ کی توحید کا قائل اور اس کے لیے غیرت رکھنے والا ہو وہ خدا تعالیٰ کو بمنزلہ اولاد ہو گا۔

(٣):......الہام میں أَنْتَ وَلَدِي نہیں بلکہ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِي ہے جو صریح طور پر خدا کے ہونے کی نفی کرتا ہے۔

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمن خادم صفحہ 389, 390 ایڈیشن 1952 صفحہ 669 تا 671 ایڈیشن 1945.)

قارئین کرام! اب ہم آپ کے سامنے پاکٹ بک میں دیئے گئے پہلے جواب اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دھوکے کا جواب الجواب پیش کرتے ہیں۔

نمبر ا:......مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے تو اس بات کا اعتراف کیا کہ اللہ تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہیں اور اپنے اس الہام کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں ہے اور پھر خود ہی اللہ تعالیٰ کی طرف ایک ایسی بات منسوب کی جو اللہ رب العزت کے نزدیک ایک گالی ہے چنانچہ صحیح البخاری میں روایت ہے کہ

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ أُرَاهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَشْتِمُنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي وَيُكَذِّبُنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي))

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق : ۳۱۹۳)

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم نے مجھے گالی دی اور اس کے لیے مناسب نہ تھا کہ وہ مجھے گالی دیتا۔ اس نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لیے یہ بھی مناسب نہ تھا۔ اس کی گالی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا بیٹا ہے اور اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح اللہ نے مجھے پہلی بار پیدا کیا دوبارہ (موت کے بعد) وہ مجھے زندہ نہیں کرے گا۔"

اب ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا استعارہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کو گالی دینا جائز ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی نے استعارے کے رنگ میں اللہ تعالیٰ کو گالی دی ہے۔ اب میں اپنی بات کو ایک دوسرے طریقے سے سمجھاتا ہوں کہ کتا ایک وفادار جانور ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ کتا اپنی وفاداری میں اپنی مثال آپ ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کا والد بھی انگریز کے حد سے بڑھ کر وفادار تھے اور اپنی اس وفاداری میں اپنی مثال آپ تھے۔ اب مرزا غلام احمد قادیانی کو کوئی شخص کتا یا کتے کا بیٹا لکھے اور کہے کہ یہاں پر لفظ کتا قبیل مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے تو کیا کوئی قادیانی کرشن قادیانی کو کتے کا بچہ کہنے کی اس توضیح کو قبول کرے گا اگر نہیں تو کیوں؟ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کی عزت اور مقام اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر ہے؟ جو استعارہ کے طور پر گالی والے الفاظ اللہ تعالیٰ کے لیے تو قبول کریں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف منسوب کرنے کو مرزا قادیانی کی توہین قرار دیں۔ کیا یہ دوہرا معیار نہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی توہین نہیں؟

اس کے بعد کرشن قادیانی نے سورۃ الفتح اور سورۃ الزمر کی آیات کی مثال دی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''خدا تعالیٰ قرآن شریف آنحضرت ﷺ کو اپنا ہاتھ دیتا ہے اور فرمایا ﴿یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ﴾ (الفتح : ۲) ایسا ہی بجائے قُلْ یٰعِبَادِ اللّٰہِ کے قل یٰعِبَادِیْ (الزمر : ٥٤) اور یہ بھی فرمایا: ﴿فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ﴾ (البقرہ : ۲۰۰) پس اس خدا کے کلام کو ہوشیاری اور احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ اور اس کی کیفیت میں دخل نہ دو اور حقیقت بحوالہ از خدا کرو اور یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے تاہم متشابہات کے رنگ میں بہت کچھ اس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ پس اس سے بچو کہ متشابہات کی پیروی کرو اور ہلاک ہو جاؤ۔''

(دافع البلاء مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 حاشیہ صفحہ 227)

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی نے سورۃ الفتح کی آیت پیش کرتے ہوئے یہ غلط بیانی کی کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں نبی ﷺ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ حالانکہ ایسا قطعاً نہیں۔ آئیے قرآن کریم کی مکمل آیت ملاحظہ کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ﴾ .
(الفتح : ۱۰)

''وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔''

قارئین کرام! اس آیت مبارکہ میں کہیں بھی نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ قرار نہیں دیا گیا آپ تفسیر صغیر جو مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے اور قادوسرے جانشین کی ہے کا ترجمہ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ صحابہ کے ہاتھ پر تو بظاہر نبی ﷺ کا ہاتھ تھا لیکن اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر تھا۔ تو زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی ﷺ کے ہاتھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ قرار دیا حالانکہ یہ مفہوم بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط ہے لیکن یہ کبھی نہیں کہا جا سکتا کہ نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ قرار دیا ہو۔ اگر ہم اس بات کو بغیر کسی تاویل کے من وعن تسلیم کر لیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وجود تو کسی کو نظر نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کیسے نظر آ سکتا تھا ہاں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر تھا لیکن یہ ہاتھ اسی کی شان کے مطابق تھا نہ کہ ہمارے ذہنی تصورات کے مطابق۔

قارئین کرام! اب آتے ہیں سورۃ الزمر کی آیت کی طرف جسے پیش کر کے مرزا جی نے اپنے خودساختہ باطل الہام کو سچا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ تو محترم قارئین! نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیغامبر ہیں اور پیغمبر کو جس طرح پیغام دے کر بھیجا جاتا ہے، وہ من وعن بغیر کسی تبدیلی کے آگے پہنچایا جاتا ہے۔ سورۃ فتح کی آیت میں اشتراک لفظی ہے لیکن مرزا قادیانی کے الہام میں ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بغیر تاویل کے ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن اسے مخلوق کے ہاتھ سے تشبیہ بھی نہیں دیتے، کیا مرزائی بھی اللہ تعالیٰ کی اولاد بغیر تاویل وتشبیہ کے یقین کرتے ہیں؟ اس لئے مرزا قادیانی کا اس آیت سے اپنے خودساختہ الہام اَنۡتَ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَۃِ وَلَدِیۡ کے جواز پر استدلال پکڑنا دجل اور جہالت ہے۔

قارئین کرام اب آتے ہیں آیت کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ کی طرف تو اسی آیت کو پیش کر کے ملک عبدالرحمٰن خادم بھی پاکٹ بک میں لکھتا ہے:

> ”قرآن مجید میں ہے: ﴿فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ﴾ (البقرہ: ۲۰۰) کہ خدا کو اس طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو گویا خدا ہمارا باپ نہیں ہے بمنزلہ باپ ہے جس طرح ایک بیٹا اپنا ایک ہی باپ جانتا ہے اور اس رنگ میں اس کی توحید کا قائل ہوتا ہے۔ اس طرح خدا بھی چاہتا ہے کہ اس کو ”وحدہ لاشریک“ یقین کیا جائے اور جو اس رنگ میں خدا تعالیٰ کی توحید کا قائل اور اس کے لیے غیرت رکھنے والا ہو وہ خدا

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کو بمنزلہ اولاد ہوگا۔"

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 389 ایڈیشن 1952ء صفحہ 670،671 ایڈیشن 1945ء)

قارئین کرام! یہاں پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار ملک عبدالرحمٰن خادم نے ادھوری آیت پیش کر کے بہت بڑا دھوکہ دیا ہے۔ اس آیت سے قطعی طور پر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ بمنزلہ باپ کے ہے بلکہ اس آیت میں ذکر کرنے کا بیان ہے، زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنے آباؤ اجداد کی بڑائی بیان کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کے عمل کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا کہا ہے۔ آیئے پوری آیت ملاحظہ فرمایئے جس سے بات واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا﴾ (البقرہ: ۲۰۰)

ترجمہ از تفسیر صغیر: "پھر جب تم اپنی عبادتیں پوری کر چکو تو (گزشتہ زمانہ میں) اپنے باپ دادا کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کر دیا (اگر ہو سکے تو) (اس سے بھی) زیادہ (دل بستگی) سے یاد کرو۔"

لیجئے قارئین! آیت اور اس کا ترجمہ تفسیری جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے محمود احمد کی ہے سے پیش کر دیا ہے۔ اب قادیانی بتائیں گے کہ کن الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے خود کو بمنزلہ باپ کے قرار دیا ہے۔ نہیں قطعاً نہیں ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ملک عبدالرحمٰن خادم کو مفتری الی اللہ اور قرآن کریم میں تحریف معنوی کرنے والے ہیں۔

قارئین کرام! پھر آگے ملک عبدالرحمٰن خادم لکھتا ہے کہ

"الہام میں اَنْتَ وَلَدِیْ نہیں بلکہ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ ہے جو صریح طور پر خدا کے بیٹے کی نفی کر رہا ہے۔"

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 389 ایڈیشن 1952ء صفحہ 671 ایڈیشن 1945ء)

قارئین کرام! یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جس چیز کی مثال دی جا رہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کا وجود ہونا یا وجود ہو سکتا لازم امر ہے۔ مثلاً زید کہتا ہے کہ بکر سعد کے بیٹے کی مانند ہے۔ اب جب تک سعد کے بیٹے کا وجود نہ مان لیا جائے اس وقت تک اس مثال کو درست نہیں سمجھا جا سکتا اسی طرح کسی کو اللہ کے بیٹے کی مانند قرار دینے کے لیے ضروری ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ الہام میں لفظ ''ولدی'' بیان ہوا ہے جس کے معنی ہیں میرے بیٹے کی مانند نہ کہ ''ولد'' آیا ہے یعنی بیٹے کی مانند پس ثابت ہوا کہ بمنزلہ فرزند کے کہنے سے بیٹے کی نفی نہیں ہوتی بلکہ بیٹے کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا ملک عبدالرحمٰن خادم کی یہ تحریف بھی باطل ثابت ہوئی۔ فالحمد لله علی ذالك۔

قارئین کرام! ملک عبدالرحمٰن خادم مرزا قادیانی کے اس الہام کو درست ثابت کرنے کے لیے ایک اور دلیل دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''حدیث میں ہے: اَلْخَلْقُ عَيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عَيَالِهٖ (مشکوٰۃ، باب الشفعه، مطبع نظامی، ص ۳۶۳، و مطبع مجتبائی، ص ۴۲۱) کہ تمام لوگ اللہ کا کنبہ ہیں پس بہترین انسان وہ ہے جو خدا کے کنبہ کے ساتھ بہترین سلوک کرے۔''

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 389,390 ایڈیشن 1952ء صفحہ 670، 671 ایڈیشن 1945ء)

قارئین کرام! یہ روایت مسند یعلی، الطبرانی فی المعجم الکبیر اور القضاعی فی مسند الشہاب میں بھی آئی ہے۔ تمام مقامات پر اس روایت کی سند میں یوسف بن عطیہ بصری صفار موجود ہے۔ اس روایت کا دارومدار یوسف بن عطیہ بصری صفار راوی پر ہے۔

یہ انصار کا آزاد کردہ غلام ہے اس نے قتادہ اور ثابت سے روایات نقل کی ہیں اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے۔ فلاس کہتے ہیں مجھے اس کے بارے میں یہ علم نہیں کہ یہ جھوٹ بولتا ہے۔ تاہم یہ وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کی کنیت ابوسہیل بیان کی ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

الخلق كلهم عيال الله فاحب الخلق اليه انفعهم لعياله۔

(ميزان الاعتدال، مترجم، جلد ۷، ص ۲۸۰)

الغرض یہ روایت ضعیف ہی نہیں محدثین کے نزدیک سخت ضعیف ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی حالت یہ ہے کہ اپنی مطلب برآری اور اپنے غلط نظریات کو پروان چڑھانے کے لئے سخت ضعیف تو کیا موضوع روایات کا بھی سہارا لے لیتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں کہ ان کے باطل نظریات کے خلاف صحیح بخاری و مسلم کی روایات موجود ہیں تو اپنے نظریات کو ترک کرنے کی بجائے بخاری و مسلم کی روایات کو ہی ضعیف قرار دے دیتے ہیں جس پر کئی واقعات شاہد ہیں لیکن یہ بیان کرنے کا موقع و محل نہیں ہے اس لیے انہیں کسی اور موقع پر چھوڑ دیتے ہیں۔

قارئین کرام! ملک عبدالرحمٰن خادم نے مرزا قادیانی کی ایک اور ادھوری تحریر بھی پیش کی ہے اور لکھا:

"حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹)

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 389 ایڈیشن 1952ء صفحہ 669، 670 ایڈیشن 1945ء)

آیئے اب آپ کے سامنے مرزا قادیانی کی پوری تحریر پیش کرتے ہیں۔ اسے بھی ملاحظہ فرمایئے وہ اپنے اسی الہام کی تشریح میں لکھتا ہے:

"خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے اور یہ کلمہ بطور استعارہ کے ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو خدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرا رکھا ہے اس لئے مصلحت الٰہی نے یہ چاہا کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اس عاجز کے لئے استعمال کرے تا عیسائیوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو خدا بناتے ہیں اس امت میں بھی ایک ہے جس کی نسبت اس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 حاشیہ صفحہ 89)

قارئین کرام ! پہلی بات تو یہ کہ بائبل ایک محرّف و مبدل کتاب ہے۔ جس کا اعتراف مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی ہے اسی بات کا ظہار کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے:

''اور میں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر محرف و مبدل ہو گئی ہے کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔''

(تذکرۃ الشھادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 4)

ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''پس کیا یہی کتابیں تھیں جن کی آنحضرت ﷺ نے نقل کی بلکہ سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ردی کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 266)

مزید ایک مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبدل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے اور تاج خاص اکملت لکم دینکم کا اپنے لیے رکھا اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ سب کتابیں انجیل توریت قرآن شریف کے مقابل پر کچھ بھی نہیں اور ناقص اور محرف اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبدل ہیں۔"

(دافع البلاء روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 239)

تورات وانجیل میں ردوبدل ہوا ہے لہٰذا اس کی کوئی بھی بات اس وقت تک قبول نہیں کی جاسکتی جب تک اس کی تائید قرآن وحدیث سے نہ ہو اور قرآن کریم تو دوٹوک الفاظ میں اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہونے کی نفی فرمارہا ہے جبکہ مرزائی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے لئے وہی شرکیہ الفاظ استعمال کئے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے گالی بھی قرار دیا ہے تا کہ عیسائیوں پر مسلمانوں کی فوقیت کو ثابت کیا جاسکے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ پر ایک بہت بڑا افتراء ہے بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے کے بعد بندہ کسی بھی صورت میں مسلمان نہیں رہتا اور انہی بدعقائد کی بناء پر ہی مسلمان مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کو کافر زندیق اور مرتد سمجھتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی مزید لکھتا ہے کہ

(ب) "تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا۔ یعنی تیرا ظہور بعینہ میرا ظہور ہوگا"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 404)

(ج) "اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹ (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۵۲) میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے۔

يريدون ان يروا طمثك والله يريدان يريك انعامه الانعامات المتواترة۔ انت منى بمنزلة اولادى والله وليك وربك فقلنا يا نار كونى بردا

یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے“

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص 143 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 581)

(د) مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

”درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص 81)

(ر) اسی تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے ایک قادیانی قاضی یار محمد رقم طراز ہے کہ

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے“

(اسلامی قربانی ص 12 از قاضی یار محمد قادیانی)

محترم قارئین! یہ ایسے بندے کی شہادت ہے جو قادیانی اصطلاح میں مرزا جی کا صحابی ہے۔ کیا مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی طرف سے اس سے بڑھ کر بھی اللہ رب العزت کی ذات پر کوئی رقیق حملہ ہو سکتا ہے؟

قارئین کرام! عموماً قادیانی قاضی یار محمد قادیانی کی ان تحریروں سے اعلان برأت کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ اس کا دماغی توازن خراب ہو گیا تھا اور کبھی کہتے ہیں کہ اگر ایسا کوئی کشف ہوتا تو مرزا صاحب کی کسی کتاب یا تذکرہ وغیرہ میں ضرور ہوتا۔

قارئین کرام! باوجود تلاش بسیار کے مجھے کسی قادیانی کتاب سے ہمارے اعتراض کا جواب نہیں ملا صرف ان کی ایک ویب سائٹ askahmdiat پر جواب دینے کی ناکام کوشش کی گئی ہے جو ہم جواب الجواب کی شکل میں یہاں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ ویب سائٹ پر لکھا ہے کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر اور قاضی یار محمد صاحب کی ایک تحریر پر گندہ ذہن اور سوچ کے حامل معاندین کی جانب سے اعتراض کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابلِ بیان نہیں''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 80، 81)

اسی سے متعلق ایک اعتراض قاضی یار محمد صاحب کی اس عبارت پر کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسومہ ''اسلامی قربانی'' صفحہ ۱۲ پر تحریر کرتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی۔ ص 12)

قارئین کرام! یہ دونوں تحریریں پیش کرنے کے بعد اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

''پہلا حوالہ جو معترضین پیش کرتے ہیں وہ حسبِ معمول اسی طرح سیاق وسباق چھوڑ کر پیش کرتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی مکمل تحریر یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''بعض مخالفوں نے میرے حالات کو کچھ اپنے عقائد کے برخلاف پا کر اپنے دلوں میں کہا کہ یا الٰہی کیا تو ایسے انسان کو اپنا خلیفہ بنائے گا کہ جو ایک مفسد آدمی ہے جو ناحق قوم میں پھوٹ ڈالتا ہے اور علماء کے مسلمات سے باہر جاتا ہے۔ تب خدا نے جواب دیا کہ جو مجھے معلوم ہے وہ تمہیں معلوم نہیں۔ یہ خدا کا کلام ہے کہ جو مجھ پر نازل ہوا اور درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جو قابلِ بیان نہیں۔ اور اس زمانہ کے لوگ اس سے بیخبر ہیں۔ پس یہی معنی ہیں اس وحی الٰہی کے کہ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21۔ صفحہ 80، 81)

قارئین ملاحظہ فرمائیں اس عبارت میں الہامِ الٰہی ''قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ'' (البقرۃ:۳۱) کی تشریح بیان کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ سے راز و نیاز کے تعلق کو واضح فرمایا گیا ہے جو روحانیت اور تعلق باللہ کا ایک اعلیٰ مقام ہے۔ لیکن اس شخص کی حالت قابلِ فکر ہے جس کا خدا تعالیٰ سے نہانی تعلق نہیں۔ خدا تعالیٰ سے پوشیدہ اور رازدارانہ تعلق ایک مومن کے حسن عبادت اور تعلق باللہ کا آئینہ دار ہے جو حضرت نبی اکرم ﷺ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

اِنَّ اَغْبَطَ النَّاسِ عِنْدِیْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنْ صَلَاۃٍ اَطَاعَ رَبَّہٗ وَ اَحْسَنَ عِبَادَتَہٗ فِی السِّرِّ

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 255)

ترجمہ:۔ یقیناً مجھے سب سے زیادہ وہ مومن پسند ہے جو کم مال و دولت والا ہو نماز میں بھاری حصہ اسے ملا ہو اور اپنے رب کا فرمانبردار ہو اور چھپ کر رازداری کے ساتھ خدا تعالیٰ کی بہترین رنگ میں بندگی کرتا ہو۔

پس یہی وہ پوشیدہ اور رازدارانہ تعلق ہے جو حضرت مسیح موعودؑ بیان فرما رہے ہیں اور خدا تعالیٰ اس کی تصدیق ان الفاظ میں فرماتا ہے اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ۔ کہ اس تعلق رازدارانہ کو میں زیادہ جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور ہر ایسا شخص جس کا خدا تعالیٰ سے تعلق نہانی قائم ہو جائے وہ ہمارے محبوب اور خدا تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا بھی محبوب ہے۔ لیکن پستہ سوچ رکھنے والا معترض ایسے مومن پر زبان طعن دراز کرتا ہے۔

قارئین کرام! اس کے بعد ''قاضی یار محمد صاحب کے حوالہ کا جواب'' کی سرخی جما کر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ان کی ویب سائٹ پر لکھا ہے کہ

"دوسرا حوالہ جو قاضی یار محمد صاحب کی کتاب "اسلامی قربانی" سے ہے تو اس ضمن میں واضح ہو کہ اس کشف کی تصدیق حضرت مسیح موعود کی کسی عبارت سے نہیں ہوتی۔ قاضی یار محمد صاحب مختل الدماغ تھے۔ انکی یہ روایت ہمارے نزدیک مردود ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود نے اپنے کسی ایسے کشف کا ذکر فرمایا ہوتا تو کوئی ڈائری نویس اس کا اخبار میں ذکر کرتا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات بطور ڈائری اخبارات سلسلہ میں چھپتے رہتے تھے۔ اور کشوف ورؤیا آپ شائع کر دیتے تھے۔ اور یہ سب "تذکرہ" میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ اگر اس کشف کی صحت کا کوئی ثبوت ہوتا تو یہ بھی تذکرہ میں درج کیا جاتا۔

پس یہ ایک مجنون شخص کی روایت ہے اور حضرت مسیح موعود سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں۔ حضرت مسیح موعود اور آپکی جماعت ایسی روایت کی ذمہ دار نہیں ہے۔

حضرت مرزا البشیر احمد صاحب۔ ایم۔ اے ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ قاضی یار محمد صاحب بہت مخلص آدمی تھے مگر ان کے دماغ میں کچھ خلل تھا جس کی وجہ سے ایک زمانہ میں ان کا یہ طریق ہو گیا تھا کہ حضرت صاحب کے جسم کو ٹٹولنے لگ جاتے تھے اور تکلیف اور پریشانی کا باعث ہوتے تھے۔"

(سیرت المہدی۔ جلد دوم صفحہ 781 روایت نمبر 893)

قارئین کرام! قادیانیوں کے اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ

1. براہین احمدیہ حصہ پنجم کی تحریر میں مرزا صاحب نے اپنے ایک الہام اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ کی تشریح بیان کی ہے جسے غلط رنگ دے دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ قاضی یار محمد کے دماغ میں خلل تھا جس وجہ سے اس کی بات قابل قبول نہیں

۳۔ مرزا صاحب کا یہ کشف نہ تو ان کی کسی کتاب میں درج ہے اور نہ ہی تذکرہ وغیرہ میں اگر یہ بات درست ہوتی تو قاضی یار کے علاوہ بھی کوئی بیان کرتا لہٰذا یہ بات قابل قبول نہیں۔

قارئین کرام! اب ہم قادیانیوں کے اس جواب میں دئے گئے دجل کو آشکار کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا جواب بھی پیش کیے دیتے ہیں تا کہ ان کی گستاخی اور دجل سب پر عیاں ہو سکے۔

قارئین کرام! پہلے پوائنٹ کا جواب تو یہ ہے کہ ہم مانتے ہیں مرزا صاحب نے اپنے الہام کی تشریح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کی وضاحت کی ہے۔ اور وضاحت کرتے ہوئے اس تعلق کو ایک نہانی تعلق قرار دیا ہے۔ نہانی کا معنی چھپا ہوا اور پوشیدہ بھی ہے۔ یعنی مرزا صاحب اللہ تعالیٰ سے اپنا پوشیدہ تعلق بیان کر رہے ہیں اور وہ پوشیدہ تعلق ایسا ہے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ جو تعلق پوشیدہ ہو اور ہو بھی نا قابل بیان تو یقیناً ایسا تعلق غلط ہی ہو سکتا ہے درست نہیں اور اس تعلق کے لئے لفظ بھی نہانی استعمال کیا گیا ہو جو عموماً عورت کی شرم گاہ کے لئے بولا جاتا ہو جیسے اندام نہانی وغیرہ تو قادیانیوں کی اس تاویل کو کیونکر درست مانا جا سکتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

”دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا
وہ اک زبان ہے، عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیدنا سیدالوریٰ“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 19)

اب کیا کوئی قادیانی بتائے گا کہ مرزا جی کے ان اشعار میں عضو نہانی سے کیا مراد ہے؟

قارئین! جہاں تک تعلق ہے قرآن کریم کی آیت کا تو سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پر اللہ رب العزت نے کسی پوشیدہ تعلق کی وضاحت نہیں کی بلکہ تخلیق آدم کے حوالے سے جب اللہ تعالی نے فرشتوں کو بتایا کہ وہ آدم کو اپنا خلیفہ بنانے والا ہے تو فرشتوں نے جواباً عرض کی کہ اے اللہ کیا تو زمین میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کرتے ہوئے تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ یہاں پر رب کائنات نے اپنے کسی پوشیدہ اور نا قابل بیان تعلق کی وضاحت نہیں کی بلکہ فرشتوں کو اپنے علم اور ان کی کم علمی سے آگاہ کیا ہے آیئے اب قرآن کریم کی مکمل آیت بمع ترجمہ بھی ملاحظہ فرمائیں

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور (اے انسان! تو اس وقت کو یاد کر) جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں (اس پر) انہوں نے کہا کہ کیا تو اس میں (ایسے شخص بھی) پیدا کرے گا جو اس میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے اور ہم (تو وہ ہیں) جو تیری حمد کے ساتھ (ساتھ) تیری تسبیح (بھی) کرتے ہیں اور تجھ میں سب بڑائیوں کے پائے جانے کا اقرار کرتے ہیں (اس پر اللہ نے) فرمایا میں یقیناً وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنے علم اور ان کی کم علمی سے آگاہ کیا ہے نہ کہ اپنے کسی پوشیدہ اور نا قابل بیان تعلق سے جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے پوشیدہ اور نا قابل بیان تعلق کا ذکر کیا ہے اور جس کی وضاحت قاضی یار محمد نے کی ہے۔

قارئین کرام! جواب دیتے ہوئے مرزائی نے مسند احمد کی ایک روایت بھی پیش کی ہے آیئے اس روایت کی اسنادی حیثیت کا بھی جائزہ لے لیتے ہیں مکمل روایت بمع سند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درج ذیل ہے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّ أَغْبَطَ النَّاسِ عِنْدِي عَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ، ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ، أَطَاعَ رَبَّهُ، وَأَحْسَنَ عِبَادَتَهُ فِي السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ، لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا قَالَ: وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُرُ بِإِصْبَعَيْهِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا، عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ، وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ، وَقَلَّ تُرَاثُهُ ."قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: سَأَلْتُ أَبِي، قُلْتُ: مَا تُرَاثُهُ؟ قَالَ: مِيرَاثُهُ

قارئین کرام! یہ روایت ضعیف ترین روایات میں سے ایک ہے اس روایت میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے اس کے بارے میں امام احمد فرماتے ہیں یہ مضطرب الحدیث ہے۔یحی اور امام نسائی کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔یحی بن معین کہتے ہیں لیث عطاء بن سائب سے زیادہ تھا،مؤمل بن فضل کہتے ہیں میں نے عیسیٰ بن یونس سے لیث بن ابی سلیم کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے میں نے اسے دیکھا ہوا ہے یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

(میزان الاعتدال اردو جلد 5: صفحہ 484,485)

اس روایت میں ایک راوی علی بن یزید ہیں جن کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے،امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ ثقہ نہیں ہے،امام ابوزرعہ کہتے ہیں یہ قوی نہیں ہے،امام دارقطنی کہتے ہیں یہ متروک ہے

(میزان الاعتدال اردو جلد 5، صفحہ 207)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اس روایت میں تیسرا راوی عبیداللہ بن زہر ہے جس کے بارے میں ابن مدینی کہتے ہیں کہ یہ منکرالحدیث ہے، امام دارقطنی کہتے ہیں یہ قوی نہیں ہے اور اس کا استاد علی بن یزید بھی متروک ہے، ابن حبان کہتے ہیں اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں اور جب اس نے علی بن یزید سے روایات نقل کی تو جھوٹی روایات نقل کی ہیں اور جب یہ عبیداللہ، علی بن یزید اور قاسم ابن عبدالرحمٰن کی روایات کو اکٹھا کر دے تو وہ روایت صرف ہوگی جو اس نے خود ایجاد کی ہوگی۔

(میزان الاعتدال اردو جلد 5، صفحہ 41)

الغرض یہ روایت ضعیف ترین روایات میں سے ایک ہے جسے بطور دلیل قبول نہیں کیا جا سکتا۔

دوسرے پوائنٹ کا جواب یہ ہے کہ

اگر واقعتاً قاضی یار محمد کے دماغ میں خلل تھا تو اس کو دوسرے قادیانی خلیفہ اور قادیانی مصلح موعود ابن مرزا قادیانی مرزا محمود احمد کا استاد کیوں مقرر کیا گیا جیسا کہ تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۳۲ پر مرزا محمود کے اساتذہ میں اس کا نام دیا گیا ہے اسی طرح مرزا قادیانی کا ایک ملفوظ اس کے متعلق ہے کہ

”بہت ہی مخلص یکرنگ آدمی ہے کئی دفعہ بہت تکلیف کا سفر برداشت کیا بدنی خدمت خوب ادا کرتا ہے چالیس کوس روز پیدل چلنا پڑے تو بھی عذر نہیں کرتا رات کو چلنا ہو یا دن کو چلنا ہو ایام مقدمہ میں ہمارے یکہ کے ساتھ برابر پاپیادہ دوڑ کر گورداسپور اور قادیاں آتا جاتا رہا۔ محنت اور دیانت سے کام کرنے والا آدمی ہے۔ جس کے پاس ہوگا وہ مطمئن رہے گا۔ کیونکہ دانستہ غفلت کرنے والا آدمی نہیں۔ سنت صحابہؓ کا ایک جزو اس میں ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 484)

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! اب سوال پیدا ہوتا ہے جس دماغی نقص کو بنیاد بنا کر قادیانی اس کی پیش کردہ روایت کو ترک کر رہے ہیں کیا وہ نقص واقعۃً ایسا ہے کہ اس کی پیش کردہ روایت کو ترک کر دیا جائے اس حوالے سے مرزا محمود احمد کا بیان انتہائی اہمیت کا حامل ہے چنانچہ وہ کہتا ہے کہ

"اس کے بعد مولوی یار محمد صاحب حساب کے ماسٹر مقرر ہوئے۔ وہ سکول کے وقت کے علاوہ میرے پاس آ جاتے اور کہتے تمہاری آنکھیں دکھتی ہیں تم نہ دیکھو میں زبانی حساب پڑھاتا ہوں۔ اس طرح انہوں نے مجھے حساب سکھا دیا۔ ان مولوی صاحب کے دماغ میں کچھ نقص تھا وہ خیال کرنے لگے کہ محمدی بیگم میں ہوں۔ حضرت مسیح موعود جب مسجد میں نماز کے لئے تشریف لاتے تو وہ حضور کے دائیں بائیں، آگے پیچھے کوشش کر کے کھڑے ہو جاتے۔ اور جیسے میاں بیوی میں محبت و پیار کا اظہار ہوتا ہے حضور کے کبھی پیر کو کبھی ہاتھ کو پکڑتے۔ حضور کو اس سے تکلیف ہوتی اور نماز میں بھی خلل آتا۔"

(خطبات شوریٰ جلد سوم صفحہ 30)

قارئین کرام! مرزا محمود احمد نے قاضی یار کے دماغی نقص کی جو کیفیت بیان کی ہے اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی محبت میں حد سے بڑھ کر نامناسب حرکات کر دیا کرتا تھا۔ اس سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ اس کے حافظے پر کوئی برا اثر پڑا ہو جس سے وہ کوئی بات بھول جاتا ہو یا کسی بات کو خلط ملط کر دیتا ہو بلکہ مرزا محمود احمد کے بیان سے تو قاضی یار کے حافظے کا درست اور قوی ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ ریاضی جیسا مشکل مضمون بھی اس نے بطریق احسن مرزا محمود احمد کو پڑھا دیا۔

قارئین کرام! قادیانیوں کے ساتھ دوران گفتگو اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ لفظ "رجولیت" کے معنی اور مفہوم میں ردوبدل کرتے ہوئے "اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا" قرار دیتے ہیں۔ آیئے ہم اس بارے میں مرزا قادیانی سے ہی فیصلہ کروا لیتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجولیت کے معنی کیا ہیں مرزا قادیانی کا ملفوظ ہے کہ

''کثرت ازدواج کے متعلق صاف الفاظ قرآن کریم میں دو دو، تین تین، چار چار کر کے ہی آرہے ہیں مگر اس آیت میں اعتدال کی بھی ہدایت ہے۔ اگر اعتدال نہ ہو سکے اور محبت ایک طرف زیادہ ہو جائے یا آمدنی کم ہو اور یا قوائے رجولیت ہی کمزور ہوں تو پھر ایک سے تجاوز کرنا نہیں چاہئے۔ ہمارے نزدیک یہی بہتر ہے کہ انسان اپنے تئیں ابتلاء میں نہ ڈالے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 154 ایڈیشن 1988)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے اس ملفوظ میں موجود الفاظ ''قوائے رجولیت ہی کمزور ہوں'' سے ہمارے بیان کردہ مفہوم کی تائید ہو جاتی ہے۔

قارئین کرام! اب آتے ہیں قادیانیوں کے تیسرے عذر کی طرف کہ ''مرزا صاحب کا یہ کشف نہ تو ان کی کسی کتاب میں درج ہے اور نہ ہی تذکرہ وغیرہ میں اگر یہ بات درست ہوتی تو قاضی یار کے علاوہ بھی کوئی بیان کرتا لہٰذا یہ بات قابل قبول نہیں'' اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا محمود احمد جو کہ مرزا قادیانی کا نصرت جہاں سے بڑا بیٹا اور قادیانی گدی کا دوسرا جانشین ہے اور مرزائی اسے مصلح موعود، فضل عمر، اور بشیر الدین کہتے ہیں لکھتا ہے

''اور ہزاروں الہامات ہیں جو شائع نہیں ہوئے۔''

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ 294 آخری سطر وانوار العلوم جلد 2 صفحہ 601)

محترم قارئین! آیئے اب آپ کے سامنے قادیانی کذاب کی اللہ تعالیٰ کے بارے میں مزید گوہر افشانیاں پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

(ز) ''جیسا کہ اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ ''تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔۔۔ لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے تو میری آنکھوں کے سامنے ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔۔۔۔جس طرف تیرا منہ اس طرف خدا کا منہ۔۔۔۔میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا ہے۔ **آواہن (خدا تیرے اندر اتر آیا)** خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی''

(کتاب البریہ ص 82 تا 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 ص 100 تا 102)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

کیا اللہ تعالیٰ کھاتا اور پیتا بھی ہے؟

اسلامی عقیدہ:۔

اللہ رب العزت کھانے پینے سے مبرا ہے اس کا تذکرہ قرآن مقدس میں اس طرح ہے کہ

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ (الانعام:14)

ترجمہ: کہو! کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو مددگار بناؤں کہ وہی تو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو کھانا دیتا ہے اور خود کسی سے کھانا نہیں لیتا۔

قادیانی عقیدہ:۔

مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا کہ اے مرزا!

اُفطِرُ واَاَصُوم

ترجمہ: میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے اس الہام کا ترجمہ مرزا قادیانی کے الہامات وغیرہ پر مبنی قادیانیوں کی طرف سے شائع ہونے والی ''تذکرہ'' نامی کتاب کے صفحہ 344 سے لیا گیا ہے، اسی طرح مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ 104 اور روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 107 پر بھی یہی ترجمہ کیا ہے۔

(دافع البلاء صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 227)

قارئین کرام! دافع البلاء نامی کتاب میں مرزا قادیانی نے اس الہام کا ترجمہ کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے لکھا کہ

”میں افطار کروں گا یعنی طاعون سے ہلاک کروں گا اور کچھ حصہ برس کا میں روزہ رکھوں گا یعنی امن رہے گا اور طاعون کم ہو جائیگی یا بالکل نہیں رہے گی۔“

(دافع البلاء صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 228)

قارئین کرام! یہ بھی قادیانی سلطان القلمی کا نادر نمونہ ہے کہ افطار کرنے کا معنی طاعون سے ہلاک کرنا ہے اور روزہ رکھنے کا معنی طاعون کو روکنا ہے۔ حالانکہ دنیا کی کسی بھی ڈکشنری میں افطار کرنے کا معنی طاعون سے ہلاک کرنا نہیں ہے۔ بات آئی ہے قادیانی ڈکشنری کی تو جناب جہاں کدعہ، ادنی الارض، یروشلم اور دمشق سے مراد قادیاں ہو، مقام لُد سے مراد لدھیانہ، مسجد اقصیٰ سے مراد قادیاں کی مسجد، جہنم سے مراد طاعون، زرد کپڑے سے مراد بیماری، موت سے مراد فتح ہو وہاں پر افطار کرنے سے مراد طاعون سے ہلاک کرنا اور روزہ رکھنے سے مراد طاعون کو روکنا کرنا بعید نہیں۔

قارئین کرام! حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ کے صفحہ ۱۰۷ کے حاشیے میں اپنے اسی الہام کے حوالے سے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

”ظاہر ہے کہ خدا روزہ رکھنے اور افطار کرنے سے پاک ہے اور یہ الفاظ اپنے اصل معنوں کی رو سے اس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے پس یہ صرف ایک استعارہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی میں اپنا قہر نازل کروں اور کبھی کچھ مہلت دوں گا اس شخص کی مانند جو کبھی کھاتا ہے اور کبھی روزہ رکھ لیتا ہے۔ اور اپنے تئیں کھانے سے روکتا ہے اور اس قسم کے استعارات خدا کی کتابوں میں بہت ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کو خدا کہے گا میں بیمار تھا میں بھوکا تھا میں ننگا تھا۔ الخ۔ منہ

(حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ صفحہ 107 جلد 22)

قارئین کرام! ملک عبدالرحمن خادم مؤلف پاکٹ بک مرزا قادیانی کی انہی دو تحریروں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کو پیش کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ

”وہ حدیث جس کا حضرت مسیح موعود نے حوالہ دیا ہے مسلم میں ہے۔

عن أبی هریرة رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رسولُ الله صلی الله علیه وسلم-: "إنَّ اللهَ عز وجل يَقُولُ يومَ القِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِی---------- يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِی--------- يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِی۔“

(مسلم عيادة المريض) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کو کہے گا۔ اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری تیمارداری نہ کی------ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا----- اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ الخ (بحوالہ ریاض الصالحین صفحہ ۲۰۵ مصری)

یہ ادھوری روایت پیش کرنے کے بعد ملک عبدالرحمٰن خادم اپنی کتاب پاکٹ بک میں مسلمانوں پر طنز کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

”پس خدا بیمار ہو سکتا ہے، بھوکا پیاسا ہو سکتا ہے مگر روزہ نہیں رکھ سکتا۔“

(پاکٹ بک صفحہ 417,418 از ملک عبدالرحمٰن خادم)

محترم قارئین! ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی اور اس کے گرو مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل اور فریب کو آپ پر عیاں کرنے سے پہلے صحیح مسلم کی یہ مکمل روایت پیش کرنا چاہتا ہوں جسے مرزا جی نے اپنے اللہ تعالیٰ کی ذات پر افتراء کی تائید میں پیش کیا ہے تاکہ آپ پر مکمل حقیقت عیاں ہو سکے۔

عن أبی هریرة رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رسولُ الله صلی الله علیه وسلم: "إنَّ اللهَ -عز وجل- يَقُولُ يومَ القِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِی! قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أعُودُكَ وَأنْتَ رَبُّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْعَالَمِينَ؟!، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ! يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي! قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟! قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي! يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي! قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟! قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي."

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری بیمار پرسی نہیں کی۔ وہ کہے گا: اے میرے رب میں کیسے آپ کی بیمار پرسی کرتا آپ تو رب العالمین ہیں؟! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تُو نے اس کی بیمار پرسی نہیں کی! کیا تو یہ نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا! اے آدم کے بیٹے، میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو تُو نے مجھے نہیں کھلایا! وہ کہے گا: اے میرے رب، میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو تُو نے اسے کھانا نہیں کھلایا! کیا تُو یہ نہیں جانتا کہ اگر تُو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا اجر مجھ سے پاتا! اے آدم کے بیٹے، میں نے تجھ سے پینے کو کچھ مانگا تو نے مجھے نہیں پلایا! وہ کہے گا: اے میرے رب میں کیسے آپ کو پلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پینے کو کچھ مانگا اور تُو نے اسے نہیں پلایا! کیا تُو یہ نہیں جانتا کہ اگر تُو اسے پلاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اس کا اجر مجھ سے پاتا!''

قارئین کرام! اس روایت کو مکمل پڑھنے کے بعد یقیناً آپ قادیانی دجل سے آگاہ ہو گئے ہوں گے۔ کیونکہ اسی حدیث بیمار وغیرہ کی عیادت کرنے کی ترغیب ہے، اور بیمار کے پاس اللہ تعالیٰ کا ہونا بیان کیا گیا ہے مگر قادیانی اللہ تعالیٰ کو ہی بیمار و بھوکا کہہ رہے ہیں۔ اللہ کا ڈر نہیں تو دنیا سے ہی شرمائیں کہ اہل علم کیا کہیں گے، حدیث مرضت کی وضاحت ہے کہ بندہ مراد ہے جبکہ مرزے کے الہام میں ایسی کوئی وضاحت نہیں صرف مرزے کی اپنا بیان ہے۔

غور کریں مرزا کا الہام قادیانیوں کے نزدیک کلام اللہ ہے۔ اور اسکی تفسیر حدیث مرزا، قادیانی عقیدہ ہے کہ کلام اللہ کے خلاف حدیث قبول نہیں کی جائے گی، مگر یہاں قبول کر لیا گیا ہے، الہام مرزا مرزا کلام اللہ ہے اور اس کی بات حدیث ہے۔ اور ان میں تعارض کو عقیدہ بنایا گیا ہے اور کلام اللہ پر مرزے کی بات کو فوقیت دی گئی ہے۔ یہ ان کے قول و فعل کا کھلا اضطراب ہے ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ اس لئے کے جھوٹ کا دفاع کیا جائے۔

میں یہاں پر آپ کے سامنے ایک اور بات بھی واضح کرتا چلوں کہ اس روایت میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت ایسا کہے گا۔ یعنی ابھی کہا نہیں۔ اور کہے گا بھی کب؟ بروز قیامت نہ کہ دنیا میں اس لئے آخرت کے معاملات کو دنیا پر قیاس کرنا بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا بہت بڑا دجل ہے۔ قیامت کے دن تو اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو سب سے بڑا انعام اپنے دیدار کی شکل میں دے گا جبکہ موسیٰ علیہ السلام باوجود خواہش کے اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ کر سکے صرف پہاڑ پر تجلی ڈالنے سے ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس لئے آخرت کے معاملات کو دنیا پر قیاس کر کے چند جہلاء کو تو دھوکہ دیا جا سکتا ہے لیکن اہل علم کو نہیں۔ آیئے اب بروز قیامت دیدار الٰہی اور دنیا میں موسیٰ علیہ السلام کا دیدار الٰہی سے محروم رہنے کا قرآن و حدیث سے بھی ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِلَیْكَ قَالَ لَنْ تَرٰنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰنِیْ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ○

جب موسیٰ ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر آیا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے کہا "اے میرے رب،! مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں" فرمایا! "تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا اور لیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھ، سو اگر وہ اپنی جگہ برقرار رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا" تو جب اس کا رب پہاڑ کے سامنے ظاہر ہوا تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑا پھر جب اسے ہوش آیا تو اس نے کہا! تو پاک ہے، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلا ایمان لانے والا میں ہوں"

(سورہ الاعراف آیۃ 143)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ) (یُونس: 26)

''اہل احسان مومنین کا مقدور جنت اور اس سے بھی زیادہ (دیدار الٰہی) ہے۔''

متعدد صحیح احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہی تفسیر فرمائی ہے، چنانچہ صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ

اور فرمایا: ''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اس وقت ایک منادی کرنے والا پکارے گا: ''اے جنت والو! اللہ نے تم سے ایک وعدہ کیا تھا، وہ چاہتا ہے کہ اسے بھی پورا کر دیا جائے۔'' وہ کہیں گے: ''وہ کون سا وعدہ ہے؟ کیا اس نے ہمارے میزان (نیک اعمال کے تول) بھاری نہیں کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیے؟ کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیے، ہمیں جنت میں داخل اور آگ سے محفوظ نہیں کر دیا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا:

فَيَكْشِفُ لَهُمُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، قَالَ: ''فَوَاللهِ! مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ وَلَا أَقَرَّ بِأَعْيُنِهِمْ

(مسند احمد: 4/333، ح:١٨٩٦٥۔ مسلم، الایمان، باب إثبات رؤية المؤمنين...:١٨١)

''اس وقت ان کے لیے پردہ ہٹا دیا جائے گا اور وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے۔'' پھر فرمایا: ''اللہ کی قسم! انھیں اب تک ایسی کوئی نعمت عطا نہیں ہوئی ہو گی جو انھیں اس دیدار سے زیادہ محبوب ہو اور اس میں ان کی آنکھوں کے لیے اس سے زیادہ ٹھنڈک ہو۔''

صحیح المسلم کی روایت میں نبی ﷺ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ.

''جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کسی اور چیز کی طلب ہے، جو میں آپ کو زیادہ دوں؟ اہل جنت عرض کریں گے، مالک! کیا آپ نے ہمارے چہروں پہ نورانیت نہیں بکھیری؟ ہمیں جنت میں داخلہ نہیں دیا؟ ہمیں جہنم سے بچا نہیں لیا؟ (اس سے بڑا بھی کوئی احسان ہو گا؟)، تو اللہ پردے ہٹا دیں گے کہ اہل جنت کو ایسی نعمت ملی ہی نہیں، جو انہیں دیدار الٰہی سے زیادہ محبوب ہو۔''

(صحیح مسلم: 181)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الغرض قرآن و حدیث سے پیش کردہ ان دلائل بینہ سے ثابت ہوا کہ آخرت کے معاملات کو دنیا پر قیاس نہیں کیا جا سکتا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کی طرف سے ایسا کرنا اپنے کفریہ عقائد و نظریات اور اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس و مقدس پر افتراء کو دجل و فریب اور دھوکہ دہی کے ذریعے دین اسلام کا چولہ پہنانے کی ایک ناکام کوشش تو ہو سکتی ہے اور کچھ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ششم

کیا اللہ تعالیٰ سوتا بھی ہے؟

اسلامی عقیدہ:۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ رب العزت کو اونگھ بھی نہیں آتی جس کا تذکرہ قرآن مقدس میں اس طرح ہے کہ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْم

(سورۃ البقرہ؛ 255)

ترجمہ؛ اللہ وہ معبود برحق ہے کہ اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں زندہ اور ہمیشہ رہنے والا ہے اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔

قادیانی عقیدہ:۔

اس کے برعکس مرزا قادیانی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے اللہ رب العزت نے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

اُصَلِّي وَاُصُوْمُ اَسْهَرُ وَاَنَامُ

ترجمہ؛ میں نماز بھی پڑھتا ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں سوتا بھی ہوں اور جاگتا بھی ہوں۔

(تذکرہ صفحہ 379 طبع چہارم)

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ سوتا بھی ہے اور جاگتا بھی ہے سراسر اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس و مقدس پر نہ صرف ایک بہت بڑا بہتان ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفت حیّ لا یموت کا انکار بھی کیونکہ نیند بھی موت کی ہی ایک شکل ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کو نیند تو کیا اونگھ بھی نہیں آتی۔ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ملک عبدالرحمٰن خادم لکھتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق یہی فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ سونے سے پاک ہے مطلب اس الہام سے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بعض گنہگاروں سے چشم پوشی کرتا ہے اور بعض دفعہ سزا بھی دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے متعلق بھوکا رہنے، کھانے پینے، کپڑا پہننے، ننگا رہنے وغیرہ کے اگر استعارات استعمال ہو سکتے ہیں (جیسا کہ ہم مسلم کی حدیث کے حوالے ''افطر واواصوم'' کے جواب میں بیان کر آئے ہیں تو سونے جاگنے کا استعارہ کیوں استعمال نہیں ہوسکتا۔''

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 421 ایڈیشن 1952ء صفحہ 714 ایڈیشن 1945ء)

قارئین کرام! صحیح مسلم کی روایت پیش کر کے خادم صاحب اور مرزا جی کی طرف سے جو دجل دینے کی کوشش کی گئی تھی اس کی قلعی تو ہم پہلے ہی کھول چکے اس لئے اس پر مزید بات کرنا مناسب نہیں۔ ہاں مرزا جی کی طرف منسوب کر کے خادم صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ

''حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق یہی فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ سونے سے پاک ہے مطلب اس الہام سے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بعض گنہگاروں سے چشم پوشی کرتا ہے اور بعض دفعہ سزا بھی دیتا ہے''

خادم صاحب نے اس کا حوالہ کوئی نہیں دیا اور مجھے باوجود تلاش بسیار کے مرزا جی کی کسی بھی کتاب میں اس الہام کی یہ تشریح نہیں ملی یہاں تک کہ تذکرہ میں جس اخبار کے ریفرنس سے یہ الہام درج کیا گیا ہے وہاں پر بھی صرف عربی الفاظ ہیں اور کسی قسم کی تشریح نہیں کی گئی بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ملک عبدالرحمٰن خادم نے قادیانیوں کو جھوٹی نبوت کے دام تزویر میں پھنسائے رکھنے کے لئے ان سے بھی ہاتھ کر دیا ہے اور اپنے گرو کی طرف سے ہی گھڑ کر یہ بات پیش کر دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہفتم

کیا اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے؟

اسلامی عقیدہ:۔

محترم قارئین! ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ رب العزت ہر عیب سے پاک ہے جو باتیں مرزا قادیانی جیسے خبیث لوگ اللہ رب العزت کے بارے میں کرتے ہیں قرآن مقدس میں رب کائنات نے کئی مقامات پر ان سے بریت کا اظہار کیا ہے لہٰذا ارشاد ربانی ہے کہ

وَقُلِ الحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی لَم یَتَّخِذ وَلَدًا وَّلَم یَکُن لَّهٗ شَرِیكٌ فِی المُلكِ وَلَم یَکُن لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرهُ تَکبِیرًا

(الاسرائیل:111)

ترجمہ: اور کہو کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی بادشاہی میں شریک ہے اور نہ اس وجہ سے کہ وہ عاجز و ناتواں ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی بیان کرتے رہو۔

مزید فرمایا کہ

فَسُبحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ العَرشِ عَمَّا یَصِفُونَ (الانبیاء22)

یعنی جو باتیں یہ لوگ بناتے اللہ مالک عرش ان سے پاک ہے

قادیانی عقیدہ:۔

مرزا قادیانی ملعون رقمطراز ہے کہ

(الف) کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر بولتا نہیں پھر بعد اس کے یہ سوال ہوا کہ کیوں نہیں بولتا کیا (اس کی) زبان پر مرض لاحق ہو گیا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 144 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص 312)

(ب) مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے کہا کہ اے مرزا!

اخطيء واصيب میں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی

(حقیقۃ الوحی ص 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 106 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب اس افتراء پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ملک عبدالرحمٰن خادم لکھتا ہے کہ

"حضرت مسیح موعود نے اس کی مندرجہ ذیل تشریح کی ہے:۔

"اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ دوں گا اور کبھی پورا کروں گا۔۔۔۔ جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ میں مومن کے قبض روح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں۔ حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ کبھی میں اپنی تقدیر کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۰۳)

وہ حدیث جس کی طرف حضرت مسیح موعود نے اشارہ فرمایا ہے بخاری میں ہے:۔

"وَتَرَدَّدْتُ مَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدِيْ مَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنْ"

(بخاری کتاب الرقاق باب التواضع جلد ۴ صفحہ ۸۰ مصری)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے کسی چیز کے متعلق کبھی اتنا تردّد نہیں کیا۔ جتنا ایک مومن کی روح قبض کرنے کے وقت مجھے ہوتا ہے۔"

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 418)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! ایک تو ملک عبدالرحمٰن خادم نے مرزا غلام احمد قادیانی تحریر ادھوری پیش کی ہے اور دوسرا اس نے جو تشریح کی ہے اس میں بھی دجل سے کام لیا ہے آیئے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کی مکمل تحریر پیش کرتے ہیں پھر مرزا جی کے دجل کو آپ پر عیاں کرتا ہوں۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

"اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنی رکھتے ہیں کہ میں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی یعنی میں جو چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں ایسے الفاظ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ میں مومن کے قبض روح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے اسی طرح یہ وحی الٰہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پورا ہو جاتا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ کبھی میں اپنی تقدیر کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 حاشیہ صفحہ 106)

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اس الہام کا جو ترجمہ اور تشریح کی ہے اسے مفتری الی اللہ ثابت کرنے کے لئے وہی کافی ہے اس کی تشریح اور ترجمے کے مطابق کبھی اللہ تعالیٰ کا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پورا ہو جاتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کو منسوخ کر دیتا ہے اور کبھی جیسا وہ چاہتا ہے اس کا ارادہ پورا ہو جاتا ہے۔

قارئین کرام! نہ تو اللہ تعالیٰ کا ارادہ کبھی خطا جاتا ہے اور نہ ہی تبدیل ہوتا ہے اور نہ ہی تقدیر کبھی منسوخ ہوتی ہے میرے اس مؤقف پر قرآن و حدیث شاہد ہیں۔ آیئے قرآن کریم میں رب ذوالجلال کا اعلان عام سماعت فرمائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (سورۃ البروج آیت نمبر:١٦)

ترجمہ: جو کچھ ارادہ کرتا ہے کر گزرتا ہے

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (سورۃ ہود آیت نمبر:١٠٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! مندرجہ بالا آیات سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ جس بات کا ارادہ فرماتا ہے اسے منسوخ نہیں کرتا اور نہ ہی بدلتا ہے بلکہ اپنا ارادہ پورا کرتا ہے ان آیات کو مدنظر رکھا جائے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر افتراء کیا ہے کیونکہ مرزا قادیانی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھتا ہے کہ

''پس جس پر کوئی کلام نازل ہو جب تک تین علامتیں اس میں نہ پائی جائیں اس کو خدا کا کلام کہنا اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

اول۔ وہ کلام قرآن شریف سے مخالف اور معارض نہ ہو۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 535)

قارئین کرام جیسا کہ میں اوپر دلائل سے ثابت کر چکا ہوں کہ مرزا قادیانی کا الہام ''اخطی واصیب'' اسی کے ترجمہ اور تشریح کے مطابق قرآن کریم کے خلاف ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک مفتری الی اللہ شخص تھا۔ اب میں آپ کے سامنے وہ حدیث پیش کر کے اس کا دجل واضح کرتا ہوں جس سے اس نے اپنے اس افتراء کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ،-----------وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔۔۔ ۔۔۔۔۔اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔

(بخاری کتاب الرقاق)

حدیث میں تردد بمعنی توقف ہے مطلب یہ ہے کہ مومن بندہ موت سے گھبراتا ہے، جانکنی کی تکلیف سے پریشان ہوتا ہے اس کی دعا اور التجا پر رحم آتا ہے، ادھر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ مومن کو اپنے پاس بلا کر اس کو سرفراز کرے، دنیا کی فکروں سے اس کو نجات دے کر دائمی خوشی اور فرحت عطا کرے، اور اگر تردد کا یہاں پر لغوی معنیٰ ہی مراد لیا جائے تو حافظ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ

''روح قبض کرنے والے ملائکہ کو تردد ہوتا ہے اور حق تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت اس وجہ سے کی گئی ہے کہ ملائکہ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔''

(فتح الباری 248/20 تحقیق شعیب ارنوط)

قارئین کرام! اس حدیث کو پڑھنے کے بعد واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے سے محبت کی وجہ سے اس کی روح قبض کرنے میں تردد میں پڑتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پسند

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ اس کے مومن بندے کو معمولی سی بھی تکلیف آئے۔ تردد میں پڑنے کا معنی کسی کام کے کرنے میں تذبذب کا شکار ہونا ہے یعنی وہ کام کروں یا نہ کروں اس کا یہ معنی قطعاً نہیں ہے کہ اپنے ارادے کو ملتوی کرنا اور منسوخ کرنا۔ کیونکہ رب کائنات تردد کرنے کے باوجود اپنے ارادے پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اپنے مومن بندے کی روح قبض کر لیتا ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ ''اس کے یہ معنی ہیں کہ کبھی میں اپنی تقدیر کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔'' صریحاً قرآن و حدیث کے خلاف اور اپنے افتراء کو سچا الہام ثابت کرنے کے لئے ایک بہت بڑا دجل تھا بندہ ناچیز نے بتوفیق الٰہی جس کی قلعی کھول دی ہے۔

(ج) مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب سیرۃ المہدی میں مرزا قادیانی کی ایک مرتبہ کی حالت کا تذکرہ کچھ اس طرح کرتا ہے کہ

> ''یہ واقعات سنا کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ کشف کی باتیں تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان بزرگوں کی کرامت ظاہر کرنے کے لیے خارج میں بھی ان کا وجود ظاہر کر دیا۔ اب ہمارا قصہ سنو۔ جس وقت تم حجرہ میں ہمارے پاؤں دبا رہے تھے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت وسیع اور مصفیٰ مکان ہے اس میں ایک پلنگ بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک شخص حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ احکم الحاکمین ہے یعنی رب العالمین ہیں اور میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دار ہوتا ہے۔ میں نے کچھ احکام قضا و قدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی غرض سے ان کے پاس لے چلا ہوں جب میں پاس گیا تو انہوں نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہوگئی کہ جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے بچھڑا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے اور قدرتاً اس کا دل بھر آتا ہے یا شاید فرمایا اس کو رقت آ جاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کہ احکم الحاکمین یا فرمایا رب العالمین ہیں اور کسی شفقت اور محبت سے انہوں نے مجھے اپنے پاس بٹھالیا ہے اس کے بعد میں نے وہ احکام جو لکھے تھے دستخط کرانے کی غرض سے پیش کیے انہوں نے قلم سرخی کی دوات میں جو پاس پڑی تھی ڈبویا اور میری طرف جھاڑ کر دستخط کر دیئے۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ حضرت صاحب نے قلم کے جھاڑے اور دستخط کرنے کی حرکتوں کو خود اپنے ہاتھ کی حرکت سے بتایا تھا کہ یوں کیا تھا۔ پھر حضرت صاحب نے فرمایا یہ وہ سرخی ہے جو اس قلم سے نکلی ہے۔ پھر فرمایا دیکھو کوئی قطرہ تمہارے اوپر بھی گرا۔ میں نے اپنے کرتے کو ادھر ادھر سے دیکھ کر عرض کیا کہ حضور میرے پر تو کوئی نہیں گرا۔ فرمایا کہ تم اپنی ٹوپی پر دیکھو۔ ان دنوں میں ململ کی سفید ٹوپی میرے سر پر ہوتی تھی میں نے وہ ٹوپی اتار کر دیکھی تو ایک قطرہ اس پر بھی تھا مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے عرض کیا حضور میری ٹوپی پر بھی ایک قطرہ ہے۔''

(سیرت المہدی صفحہ 74، 75 روایت نمبر 100 جلد اول طبع چہارم)

نوٹ: یہی واقعہ مرزا قادیانی نے تھوڑے سے ردوبدل کے ساتھ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں صفحہ ۲۲۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۷ پر درج کیا ہے۔

قارئین کرام! اس تحریر پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ملک عبدالرحمٰن خادم اپنی کتاب ''پاکٹ بک'' میں لکھتا ہے کہ

''خواب میں خدا تعالیٰ کو انسانی صورت میں دیکھنا جائز ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ((رَأَيْتُ رَبِّي فِي المنام في صورة شاب مُوَقّرٍ فِي خَضِرٍ، عليه نَعْلَانِ من ذهب، وَعَلَى وجهه فراش مِنْ ذهب)) (الیواقیت والجواہر جلد ا صفحہ ۱۷ طبرانی و موضوعات کبیر صفحہ ۴۶) کہ میں نے اپنے رب کو ایک نوجوان بے ریش لڑکے کی صورت میں دیکھا۔ اس کے لمبے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لمبے گھنے بال ہیں اور اس کے دونوں پاؤں میں سونے کی جوتیاں ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ ملا علی قاری جیسے جلیل القدر محدّث نے اسے درج کر کے اس کی تائید میں یہ قول نقل کیا ہے۔ "حَدِيْثُ اِبْنِ عَبَّاسٍ لَا يُنْكِرُهُ اِلَّا الْمُعْتَزِلِيُّ۔" (موضوعات کبیر صفحہ ۴۶) کہ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس سے سوائے معتزلی کے کوئی انکار نہیں کر سکتا اس حدیث کے معنی ملا علی قاری نے کئے ہیں۔اِنْ حُمِلَ عَلَى الْمَنَامِ فَلَا اَشْكَالَ فِي الْمَقَامِ۔" (موضوعات کبیر صفحہ ۴۶)

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 403,404 ایڈیشن 1952 صفحہ 689,690 ایڈیشن 1945ء)

قارئین کرام! یہاں پر بھی اپنی مقصد برآری کے لئے ملک عبدالرحمٰن خادم نے سابقہ روایات کے مطابق خوب دجل سے کام لیا ہے۔اپنی پیش کردہ روایت میں لفظ "فی المنام" کا معنیٰ ترک کر دیا ہے،، جس کا مطلب یہ ہے کہ خواب میں دیکھا، کشف اور خوابمیں فرق ہے، خواب حالت نیند میں آتی ہے جبکہ کشف حالت بیداری میں ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

"اصل بات یہ ہے کہ مقدس اور راستباز لوگ مرنے کے بعد زندہ ہو جایا کرتے ہیں اور اکثر صاف باطن اور پر محبت لوگوں کو عالمِ کشف میں جو بعینہ عالم بیداری ہے نظر آ جایا کرتے ہیں چنانچہ اس بارہ میں خود یہ عاجز صاحبِ تجربہ ہے بارہا عالم بیداری میں بعض مقدس لوگ نظر آتے ہیں اور بعض مراتب کشف کے ایسے ہیں کہ میں کسی طور کہہ نہیں سکتا کہ ان میں کوئی حصہ غنودگی یا خواب یا غفلت کا ہے بلکہ پورے طور پر بیداری ہوتی ہے اور بیداری میں گذشتہ لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے اور باتیں بھی ہوتی ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 254 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 354)

قارئین کرام! جیسا کہ ملاں علی قاری رحمہ اللہ کی کتاب "موضوعات کبیر" کے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہی ظاہر ہے کہ اس میں ملاں علی قاری رحمہ اللہ نے موضوع اور منگھڑت روایات کو جمع کیا ہے۔ اور یہ روایت بھی من گھڑت ہے ملاں علی قاری رحمہ اللہ کی طرف سے ابوزرعہ رحمہ اللہ کا قول کہ ''اس حدیث کا انکار صرف معتزلی ہی کرسکتا ہے'' اسی وقت قابل قبول ہوسکتا تھا جب یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوتی لیکن یہ روایت صحیح سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہی نہیں تو یہ قول کیونکر فائدہ دے سکتا ہے اسی مقام پر آگے ملاں علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

دَائِرٌ عَلَى اَلْسِنَةِ عَوَامِ الصُّوْفِيَّةِ وَهُوَ مَوْضُوْعٌ مُفْتَرًى عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاِنَّ بُنِيَ الْحَدِيْثَ عَلَى وَضْعِهِ فَسَلِّمْ۔

یہ حدیث عام صوفیوں کی زبان پر مشہور ہے اور یہ موضوع ہے وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹی تہمت لگا رہا ہے کیونکہ اس نے ایسی حدیث وضع کی ہے جس کی سند سے اس کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔ اور یہ بات مسلم ہے۔''

لیجئے قارئین! ملاں علی قاری رحمہ اللہ تو اسے ڈنکے کی چوٹ پر موضوع قرار دے رہے ہیں لیکن قادیانی محقق صاحب نے دجل سے کام لیتے ہوئے ان کی یہ تحریر عمداً چھوڑ دی اور ادھوری تحریر پیش کر دی۔ ویسے بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بے مثل و بے مثال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اس لئے انسانی صورت میں دیکھنے کا دعویٰ شیطانی دھوکہ ہی ہوسکتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا وہاں پر بھی لفظ احسن صورۃ کے ہیں نہ کہ کسی خاص شکل وصورت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تشبیہ۔

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند اور نہ ہی وہ کسی قسم کی تھکاوٹ محسوس کرتا ہے جو اسے آرام کی ضرورت پڑے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کیے تو تب بھی اسے کسی قسم کی تھکاوٹ نہیں ہوئی کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہے اسی بات کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ (سورة ق:۳۸)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور بلا شبہ یقیناً ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ ان سب کو چھ اوقات میں پیدا کیا اور بالکل نہیں تھکے۔

اس کے برعکس مرزا قادیانی یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو تھکاوٹ ہوئی اور اس نے آرام کیا۔ مرزا قادیانی کے ملفوظات پر مشتمل کتاب "ملفوظات" جلد دوم میں اس کا ملفوظ کچھ یوں درج ہے کہ

"جیسے دنیا کے سات دن ہیں یہ اشارہ اسی طرف ہے کہ دنیا کی عمر بھی سات ہزار برس ہے اور یہ کہ خدا نے دنیا کو چھ دن میں بنا کر ساتویں دن آرام کیا"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 624 ایڈیشن 1988)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ہشتم

زندگی اور موت کا مالک کون؟

اسلامی عقیدہ:۔

هُوَالَّذِی یُحییٖ وَ یُمِیتُ فَاِذَا قَضٰی اَمرا فَاِنَّمَا یَقُولُ لَہٗ کُن فَیَکُون (المومن 68)

ترجمہ؛ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور پھر جب وہ کسی کام کا کرنا مقرر کرتا ہے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا

وَلَم یَکُن لَّہ کُفُوًا اَحَدٌ (الاخلاص؛ 4)

ترجمہ؛ اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں ہے۔

قادیانی عقیدہ:۔

مرزا قادیانی ملعون قرآن مقدس کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

(الف) اُعطِیتُ صِفَتَ الِافنَاءِ وَالِاحیَاءِ مِن رَّبِّ الفَعَّالِ

ترجمہ؛ مجھ (مرزا قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خداتعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص 55-56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 55-56)

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ملک عبدالرحمٰن خادم ''پاکٹ بک'' میں تین طرح سے جواب دیا ہے اب آپ اس کے تینوں جواب، جواب الجواب سمیت ملاحظہ کریں چنانچہ وہ لکھتا ہے:

ا حضرت اقدس کا دعوی مسیح موعود ہونے کا تھا پہلے مسیح کی صفت ''احیاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

موتی'' کو تو تم بھی مانتے ہو مگر اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتے ہو۔ پھر مسیح محمدی پر اعتراض کیوں؟ کیا پہلے مسیح کا قول قرآن مجید میں درج نہیں کہ ''اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ'' کہ میں اللہ کے حکم سے مردے زندہ کرتا ہوں اور حضرت اقدس بھی فرماتے ہیں کہ: اُعْطِیْتُ صِفَتَ الْاِفْنَاءِ وَالْاِحْیَاءِ مِنْ رَّبِّ الْفَعَّالِ کہ مجھے رب قادر کی طرف سے مارنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے پھر اس پر اعتراض کیوں؟

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 435،436 ایڈیشن 1952 صفحہ 740 ایڈیشن 1945)

جواب الجواب: یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے ایک کلمے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح ابن مریم ہے جو دنیا اور آخرت میں ذی عزت ہے اور وہ میرے مقربین میں سے ہے اور وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں کرے گا اور بڑھاپے میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ کہنے لگیں: الٰہی! مجھے لڑکا کیسے ہوگا، حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا فرشتے نے کہا: اسی طرح ہوگا اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ جب کبھی کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جاؤ تو وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لکھنا حکمت تورات اور انجیل سکھلائے گا اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔ کہ میں تمھارے پاس تمھارے رب کی نشانیاں لایا ہوں۔ میں تمھارے لیے پرندے کی شکل کی طرح مٹی کا پرندہ بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور مردے کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاؤ اور اپنے گھروں میں ذخیرہ کرو میں بتا دیتا ہوں۔ اس میں تمھارے لیے بڑی نشانی ہے۔ اگر تم ایماندار ہو۔

(سورہ آل عمران: 45-49)

ہم تو صرف ''احیاء موتیٰ'' پر ہے نہیں بلکہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے قرآن مجید میں مذکور تمام معجزات پر من وعن ایمان لاتے ہیں لیکن مرزا جی اور اس کے پیروکار ہی معجزات مسیح علیہ السلام کی من مانی تاویلیں کرتے ہوئے معجزات کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ ہم مرزا جی کے احیاء موتیٰ کے اس دعوے سے انکار اس لئے کرتے ہیں کیونکہ نہ تو وہ مسیح ابن مریم ہے اور نہ ہی قرآن کریم میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب مسیح ابن مریم کا نزول ہوگا تو تب بھی وہ احیاء موتیٰ کا معجزہ دکھائیں گے۔

ملک عبدالرحمٰن خادم دوسرا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہاں اگر کہو کہ "مردے زندہ کرنا" تو بیشک شانِ مسیحیت ہے مگر مارنے کی صفت تو پہلے مسیح میں نہ تھی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مسیح محمدی کو اللہ تعالیٰ نے دونوں صفتوں سے متصف فرمایا ہے جیسا کہ مسیح موعود کی صفت "اہلاک" کا ذکر حدیث نبوی میں بھی ہے کہ مسیح موعود کے دم سے دشمن ہلاک ہوں گے۔ چنانچہ لکھا ہے: فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ

(مسلم ومرقاۃ (ملاں علی قاری) جلد ۵ صفحہ ۱۹۷ ومشکوٰۃ صفحہ ۴۷۳ مطبع اصح المطابع)

کہ جس کافر تک مسیح کا دم پہنچے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود کے سینکڑوں دشمن لیکھرام، آتھم، ڈوئی، سعد اللہ لدھیانوی وغیرہ آپ کے دم سے ہلاک ہوئے۔"

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 436 ایڈیشن 1952 صفحہ 740، 741 ایڈیشن 1945)

جواب الجواب: قارئین کرام! قبل اسکے کہ ملک عبدالرحمٰن خادم کے اس جواب کی گئی تلبیسات کو آپ پر عیاں کروں چاہوں گا کہ سب سے پہلے جس حدیث کا خادم صاحب نے حوالہ دیا ہے اس حدیث کو آپ کے سامنے پیش کر دوں تا کہ بات سمجھنے میں آسانی ہو۔ آیئے اب وہ مکمل حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہوئے کہا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا۔ آپ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی کبھی اونچی کی۔ یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔ آپ نے ہم سے پوچھا "تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟" ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ کی آواز میں (ایسا) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (جہنم کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمھارے درمیان موجود ہوں تو تمھاری طرف سے اس کے خلاف (اس کی تکذیب کے لیے) دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہوگا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہوگا۔ وہ گچھے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے اس کی ایک آنکھ بے نور ہے۔ میں ایک طرح سے اس کو عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق اور شام کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آئے گا۔ وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہوگا اور بائیں طرف بھی۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔﴾ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمین میں اس کی سرعت رفتار کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انھیں دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے۔ تو وہ آسمان (کے بادل) کو حکم دے گا۔ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارش برسائے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں اگائے گی۔شام کے اوقات میں ان کے جانور (چراگاہوں سے) واپس آئیں گے تو ان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ پھر ایک (اور) قوم کے پاس آئے گا اور انھیں (بھی) دعوت دے گا۔وہ اس کی بات ٹھکرا دیں گے۔ وہ انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں ہوگی۔وہ (دجال) بنجر زمین میں سے گزرے گا تو اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال تو اس (بنجر زمین) کے خزانے اس طرح (نکل کر) اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار۔مار کر (یکبارگی) دو حصوں میں تقسیم کردے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا ہدف (یکدم ٹکڑے ہوگیا) ہو۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہوکر دیکھتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔وہ (دجال) اسی عالم میں ہوگا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو معبوث فرمادے گا۔وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری (زرد) کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے۔اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔اس کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک آپؑ کی نظر جائے گی۔آپ علیہ السلام اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لُد کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کردیں گے۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنھیں اللہ نے اس (دجال کے دام میں آنے) سے محفوظ رکھا ہوگا تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھیریں گے۔اور انھیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے۔وہ اسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائیگا میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے ان سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں۔آپ میری بندگی کرنے والوں کو اکٹھا کر کے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا، وہ ہر اونچی جگہ سے اترتے ہوئے آئیں گے۔ان کے پہلے لوگ (میٹھے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہوگا اسے پی جائیں گے پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے۔کبھی اس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہوگا۔اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے۔حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر اس سے بہتر (قیمتی) ہوگا جتنے آج تمھارے لیے سو دینار ہیں۔اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (یکبارگی) اس کا شکار ہو جائیں گے۔پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی۔جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کے جیسی لمبی گردنوں کی طرح (کی گردنوں والے) پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا جا پھینکیں گے۔پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اینٹوں کا ہو یا اون کا (خیمہ) اوٹ مہیا نہیں کر سکے گا۔وہ زمین کو دھو کر شیشے کی طرح (صاف) کر چھوڑے گی۔پھر زمین سے کہا جائے گا۔اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائیگی اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جائے گی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا اور گائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہوگا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہوگا۔ وہ اسی عالم میں رہ رہے ہوں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے گا وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی۔ اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے وہ وہ گدھوں کی طرح (برسرعام) آپس میں اختلاط کریں گے تو انھی پر قیامت قائم ہوگی۔ ﴾

قارئین کرام! جس شخص کا قرآن وحدیث پر ایمان ہے اس کے لئے تو صرف یہی ایک روایت مرزا قادیانی کے کذب پر صریح نص ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ صحیح مسلم کی اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کے نزول کا ذکر فرمایا ہے اور ان کے ہاتھوں دجال کے قتل کا بیان فرمایا ہے ان کی دعا سے ان کے سامنے تمام یاجوج ماجوج کی ہلاکت کی خبر دی ہے اور ان کے زمانے میں ہی تمام مومنوں اور مسلمانوں کی روحیں قبض ہونے کی خبر بھی دی ہے اور انہی کو ''نبی اللہ'' فرمایا ہے۔ اس میں شک وشبہ والی کونسی بات ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں جو انہیں نبی اللہ نہیں مانتا وہ مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔ اب اگر اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں نبی اللہ فرمایا تو اس میں ایسی کون سی بات ہے جو مرزائی دماغ میں نہیں آتی؟ پھر یہ نہایت احمقانہ بات کی جاتی ہے کہ اس حدیث میں ایک مسیح کے آنے کی خبر دی گئی ہے جبکہ اس حدیث شریف میں ''ایک مسیح'' کی نہیں بلکہ ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام'' کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ نہ کہ غلام احمد ابن چراغ بی بی کی۔

یہ روایت امت مسلمہ کے لئے تو صحیح لیکن قادیانی امت کا اس روایت کو بطور دلیل پیش کرنا محض دھوکہ دینے کی کوشش ہے کیونکہ مرزا قادیانی کے نزدیک یہ روایت درست نہیں چنانچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اس مکمل روایت کو ترجمے کے ساتھ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں پیش کرنے کے بعد لکھتا ہے:

"یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے"

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحات 209 تا 210).

حالانکہ یہ بھی مرزا قادیانی کا امام بخاری رحمہ اللہ لگایا گیا ایک بہتان ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ انہوں نے اس حدیث کو ضعیف ہونے کی وجہ سے اپنی کتاب میں شامل نہیں کیا۔ مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:

"اب حاصل کلام یہ ہے کہ وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے (یعنی حضرت نواس بن سمعان والی یہی حدیث) خود مسلم کی دوسرے حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکہ کھایا ہے"

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 220)

قارئین کرام! آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ اپنی اس تحریر میں مرزا قادیانی سے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا نام کس طرح تحقیر کے ساتھ لکھ رہا ہے۔ الغرض خادم صاحب کا اس روایت کو بطور دلیل پیش کرنا صرف اور صرف تلبیس اور دھوکہ دہی ہی کہلا سکتا ہے۔ پھر خادم صاحب نے ایک اور بہت بڑی کذب بیانی کا مظاہرہ کیا اور لکھا:

"حضرت مسیح موعود کے سینکڑوں دشمن لیکھرام، آتھم، ڈوئی، سعد اللہ لدھیانوی وغیرہ آپ کے دم سے ہلاک ہوئے۔"

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 436 ایڈیشن 1952 صفحہ 741 ایڈیشن 1945)

نہ تو پنڈت لیکھرام مرزا قادیانی کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا اور نہ ہی آتھم اور ڈوئی ہلاک ہوئے جہاں تک تعلق ہے سعد اللہ لدھیانوی کا تو اس کے بارے میں مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی طرف سے موت کی پیش گوئی تھی ہی نہیں اس لئے یہ کہنا کہ وہ مرزا قادیانی کے دم سے ہلاک ہوا صریحاً کذب بیانی ہے اور کچھ نہیں ۔ یہ کتاب ان سب کی مکمل تفصیل کی متحمل نہیں اس لئے مختصراً عرض کئے دیتا ہوں ۔ پنڈت لیکھرام کے بارے میں مرزا قادیانی کے اصل الفاظ ملاحظہ کریں وہ لکھتا ہے:

''واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو ان کی قضا و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ عِجۡلٌ جَسَدٌ لَه، خُوَار۔ لَه، نَصَبٌ وَ عَذَاب یعنی یہ صرف ایک بے جان گو سالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کیلئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل رہے گا۔ اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کیلئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ ۶ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر یک سزا کے بھگتنے کے لئے میں طیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔،،

(سراج منیر صفحہ 12,13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 14,15)

قارئین کرام! پیشگوئی کے الفاظ واضح ہیں کہ اس پر چھ سال کے اندر اندر ایسا عذاب نازل ہونا تھا جو معمولی تکلیفوں سے نرالہ اور خارق عادت ہوتا۔ اتفاق سے اس عرصہ میں اسے کسی نے چھری سے قتل کر دیا تو اس کے قتل کے بعد مرزا قادیانی نے کذب بیانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا:

"میں نے بھی اس کی نسبت موت کی پیشگوئی کی تھی کہ چھ برس تک چھری سے مارا جائے گا۔"

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 553)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کی پیشگوئی آپ کے سامنے پیش کر دی گئی ہے اس میں سے کوئی بھی قادیانی چھری کا لفظ نہیں دکھا سکتا اور نہ ہی کوئی یہ ثابت کر سکتا ہے کہ وہ خارق عادت عذاب سے ہلاک ہوا کیونکہ چھری سے قتل ایک عام چیز ہے۔

قارئین کرام! اب آتے ہیں عبداللہ آتھم کی طرف یہ ایک عیسائی پادری ہوا جو ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء تا ۵ جون ۱۸۹۳ء تک جاری رہا آخر کار مرزا قادیانی نے مناظرے میں اپنی واضح شکست کو دیکھتے ہوئے آتھم کی ہلاکت کی پیشگوئی کر کے جان چھڑائی۔ پیشگوئی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ مَیں نے بہت تضرّع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ تو اِس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اِس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دِنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دِن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذِلّت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سُوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سُننے لگیں گے۔''

(جنگ مقدس مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 291,292)

اس پیشگوئی کی تشریح کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''مَیں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اَور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کُھلی کہ اس نشان کیلئے تھا۔ مَیں اِسوقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نِکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو مَیں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ رُوسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسّہ ڈالدیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور مَیں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اسکی باتیں نہ ٹلیں گی۔''

(جنگ مقدس مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 292,293)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جب اس پیشگوئی کی میعاد پوری ہونے میں ایک دن رہ گیا اور عیسائی پادری ڈپٹی عبداللہ آتھم ہلاک نہ ہوا تو مرزا قادیانی چنوں پر سورۃ الفیل کا وظیفہ پڑھ پڑھ کر غیر آباد کنویں میں ڈلواتا رہا تاکہ آتھم مر جائے لیکن وہ پھر بھی نہ مرا اسی واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب سیرت المہدی میں لکھتا ہے:

"بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے مجھ سے اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا! کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کتنے چنے آپ نے مجھے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو (مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی)۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورۃ تھی جیسے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ (الفیل:۲) ہے الخ۔ اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے گئے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیاں سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا یہ دانے کسی غیر آباد کنویں میں ڈالے جائیں گے، اور فرمایا کہ جب میں دانے کنویں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہئے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنویں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی واپس چلے آئے اور کسی نے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہ دیکھا۔"

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 162,163 روایت نمبر 160)

قارئین کرام! آتھم کے بارے میں مرزا جی کی پیشگوئی کے میعاد کے آخری روز مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی حالت زار اب آپ مرزا جی کے مریدوں کی حالت زار کا بھی ملاحظہ کیجئے مرزا قادیانی کا بڑا بیٹا مرزا بشیرالدین محمود جو قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ بھی تھا یہ روداد کچھ یوں بیانکرتا ہے:

"آتھم کے متعلق پیشگوئی کے وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ ہم سے مخفی نہیں۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا اور میری عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال کی تھی مگر مجھے وہ نظارہ خوب یاد ہے کہ جب آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب اور اضطراب سے دعائیں کی گئیں میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور مولوی عبدالکریم صاحب اور سلسلہ کے بعض اور بزرگ مسجد میں جمع ہوکر دعا کر رہے تھے اور تیسری طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں برا بھی منایا گیا) جہاں حضرت خلیفہ اول مطب کیا کرتے تھے اور آجکل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں وہاں اکٹھے ہو گئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں اس طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیئے ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا جاری تھی کہ یا اللہ آتھم مر جاوے، یا اللہ آتھم مر جاوے۔ مگر اس کہرام اور آہ وزاری کے نتیجہ میں آتھم تو نہ مرا۔"

(قادیانی اخبار الفضل صفحہ 4، 29 جولائی 1940)

قارئین کرام! میں نے عبداللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام کے بارے میں مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کے مختصر حالات لکھ دیئے ہیں نہ تو پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام خارق عادت عذاب کا شکار ہوا اور نہ ہی ڈپٹی عبداللہ آتھم پیشگوئی کی معینہ مدت میں ہلاک ہوا اس کی ہلاکت کے لئے نہ تو دم کر کے چنے کنویں میں پھینکنے کام آئے اور نہ ہی قادیانیوں کا ماتم اور آہ وزاری کام آیا بلکہ عیسائیوں کو خوب جگ ہنسائی کا موقع ملا جس کا اعتراف کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ

''انہوں (عیسائیوں) نے پشاور سے لے کر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کر دیا۔''

(سراج منیر صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 54)

جی ہاں مرزا قادیانی نے صوفی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ کے ساتھ مباہلہ کیا اور صوفی صاحب کی زندگی میں ہی واصل جہنم ہوا، اپنی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کے خاوند سلطان بیگ کی موت کی پیش گوئی کی ''بستر عیش'' کے الہام دیکھے محمدی بیگم کو خوابوں میں برہنہ دیکھا لیکن سلطان بیگ مرا اور نہ ہی محمدی بیگم نکاح میں آئی، ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے بارے میں اپنی ہی زندگی میں مرنے کی پیشگوئی کی لیکن خود اس کی زندگی میں واصل جہنم ہوا، مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے بارے میں آخری فیصلہ اشتہار میں خوب گریہ وزاری سے دعا کی اور خود ہی واصل جہنم ہوا لیکن خادم صاحب کی الٹی گنگا بہہ رہی ہے کہ مرزا قادیانی کے مخالفین اس کے دم سے ہلاک ہوتے رہے۔ بقول حسرت موہانی

خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد
جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے

قارئین کرام! تیسرا جواب دیتے ہوئے ملک عبدالرحمٰن خادم لکھتا ہے

''حضرت مسیح موعود کے جس ارشاد کا تم نے حوالہ دیا ہے وہ خطبہ الہامیہ میں ہے اور اسی خطبہ الہامیہ میں اس سے ذرا آگے چل کر حضرت اقدس نے خود ہی تشریح کر دی ہے کہ مارنے اور زندہ کرنے سے کیا مراد ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

''ایذائی سنانٌ مذرّبٌ ودعائی دواءٌ مجرّبٌ اُرِی قومًا جلالًا وقومًا اٰخرین جمالًا وبیدی حربةٌ ابید بها عادات الظلم والذنوب وفی الاخرٰی شربةٌ اعید بها حیاة القلوب فاسٌ للافناء وانفاسٌ للاحیاء'' (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۸)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ ”مجھے تکلیف دینا تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے میں ایک قوم کو اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں اور میرے ایک ہاتھ میں ایک ہتھیار ہے جس کے ساتھ میں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں اور دوسرے ہاتھ میں ایک شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں ایک کلہاڑی فنا کرنے کے لئے ہے اور دم زندہ کرنے کے لئے۔“

اب دیکھو حضرت اقدس نے اسی خطبہ الہامیہ میں زندہ کرنے اور مارنے کی صفت کی کس خوبی سے تشریح فرمادی ہے کہ مارنے سے مراد کفر، گناہ اور ظلم کو مارنا ہے اور زندہ کرنے سے مراد روحانیت عطا کر کے دلوں کو زندگی بخشنا ہے۔ جیسا کہ پہلا مسیح کرتا تھا نہ پہلے مسیح نے حقیقی مردے زندہ کئے اور نہ دوسرے مسیح نے ایسا کیا اور نہ خدا کے سوا کوئی جسمانی مردوں کو زندہ کرسکتا ہے۔ ہاں روحانی طور پر انبیاء علیہم السلام میں یہ صفت پائی جاتی ہے اور اسی کا اظہار محوّلہ عبارت میں کیا گیا ہے۔“

قارئین کرام! ایک تو یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ خطبہ الہامیہ میں عربی عبارت کا جو ترجمہ کیا گیا ہے ”مجھے تکلیف دینا نہیں“ بلکہ ”میرا رنج دینا ہے“ ان دونوں الفاظ کا مطلب بالکل مخالف ومعارض ہے، جہاں تک تعلق ہے مرزا قادیانی کا روحانیت عطا کرنے کا تو یہ ایسا ہی ہے ”اکھوں انا تے نام نور بھری“ جس کا اپنا دل مردہ اور کفر وشرک سے آلودہ ہو وہ کسی دوسرے کو کیسے روحانیت عطا کرسکتا ہے؟ خادم صاحب نے واضح طور پر قادیانی عقائد کا پرچار کرتے ہوئے نہ صرف عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کیا ہے بلکہ قرآن کریم کو بھی جھٹلایا ہے کیونکہ قرآن کریم میں موجود ہے ﴿وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ آخری گذارش مرزا قادیانی نے جہاں پر روحانی مردے زندہ کرنا مراد لیا ہے وہیں پر جسمانی مردے زندہ کرنا بھی مراد لیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں نشان نمبر ۱۰۴ کے تحت لکھتا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''ایک دفعہ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا غشی پہ غشی پڑتی تھی اور میں اس کے قریب مکان میں دعا میں مشغول تھا اور کئی عورتیں اس کے پاس بیٹھی تھیں کہ یک دفعہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا ہے تب میں اس کے پاس آیا اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو تین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا۔ اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہو گیا۔

(حقیقۃ الوحی ص 253 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 265)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابِ نہم

''کن فیکون'' صفت کا مالک کون؟

اسلامی عقیدہ:۔

اللہ رب العزت قرآن مقدس میں سورۃ یٰسین کے آخر میں فرماتے ہیں کہ

إِنَّمَآ أَمۡرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيۡـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ (یٰسین : 82)

ترجمہ: وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

قادیانی عقیدہ:۔

قارئین کرام مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ میں لفظی تحریف کرتے ہوئے اپنا ایک الہام کچھ یوں تراشا کہ

إِنَّمَا أَمۡرُكَ إِذَا أَرَادتَ شَيۡـًٔا أَن تَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ

ترجمہ: ''تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(تذکرہ صفحہ 434)

محترم قارئین! مرزا جی نے قرآن کریم کی آیت میں أَمۡرُهُ کو أَمۡرُكَ میں اور أَرَادَ کو أَرَادتَ میں اور يَقُولَ کو تَقُولَ میں تبدیل کرتے ہوئے اپنے خود ساختہ الہام کی بنیاد پر ''کن فیکون'' کی صفت کا حامل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مرزا جی کے اس دعویٰ کی حقیقت تو اس کی محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کے لئے کی جانے والی کوششوں سے ہی عیاں ہو جاتا ہے۔ نہ تو اپنی بیوی اور بہو کی طلاق کام آئی اور نہ ہے بیٹے کو عاق کرنے کی دی جانے والی دھمکیاں کارگر ثابت ہوئیں اور نہ ہی محمدی بیگ کے والد کو دیئے جانے والے لالچ اور دھمکیاں کسی کام آئیں اور نہ ہی محمدی بیگم کو برہنہ حالت میں خوابوں میں دیکھنا اور ''بستر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عیش'' جیسے الہامات کسی کام آئے حالانکہ اس خود ساختہ الہام کے تحت تو محض ارادہ کرنے سے ہی محمدی بیگم کا نکاح مرزا جی سے ہو جانا چاہیے تھا اور پھر مرزا جی کے خدا یلاش کا وعدہ کہ وہ ہر روک کو درمیان سے ہٹا دے گا وہ بھی پورا نہ ہوا اسی وعدے کا تذکرہ کرتے ہوئے کرشن قادیانی جی لکھتے ہیں کہ

''خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہشیار پوری کی دختر کلاں (محمدی بیگم) انجام کار تیرے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص305)

قارئین کرام! یہیں پر بس نہیں کرشن جی لکھتے ہیں کہ

''اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشگوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کرتا ہوں کہ میں کاذب ہوں''

(اربعین نمبر 6 صفحہ 119 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 461)

''واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 288 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 288)

قارئین کرام! محمدی بیگم کے بارے میں پیش گوئی کا ذکر تو اوپر گزر چکا اب چند ایک پیشگوئیاں مزید پیش کرتا ہوں تاکہ سچائی پوری طرح عیاں ہو سکے۔

(الف) مولانا محمد حسین بٹالوی جو ابتدا میں مرزا قادیانی کے دوستوں میں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے جب اس کے یہ بدعقائد سامنے آئے تو انہوں نے نہ صرف ہر محاذ پر اس کذاب کا پیچھا کیا بلکہ سب سے پہلے اس کے خلاف کسی معین شخص کی تکفیر کے حوالے سے قرآن وسنت کے مطابق تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے فتویٰ تکفیر لکھ کر جماعت اہل حدیث کے سرخیل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے دستخط کروانے کے بعد سارے برصغیر سے تمام مکاتب فکر کے دوسو سے زائد علماء کے دستخط کروا کے مشتہر کیا یوں یہ فتوی اولین متفقہ فتوی قرار پایا۔ انہی مولانا بٹالوی رحمہ اللہ کے بارے میں مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

"شیخ محمد حسین بٹالوی۔۔۔۔ کی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی اس حالت پر ضلالت سے رجوع کرے گا اور پھر خدا اس کی آنکھیں کھولے گا۔ واللہ علی کلی شئی قدیر'

(سراج منیر ص 78 روحانی خزائن جلد 12 ص 80)

(ب) مرزا قادیانی اپنی کتاب "تریاق القلوب" ص ۳۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۱ پر رقمطراز ہے کہ

"تخمیناً ۱۸ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ

بکر وثیب

جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کیے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت بفضل تعالیٰ چار پسر (بیٹے) اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے"

(تذکرہ صفحہ 31 طبع چہارم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ج) ''۲۰ فروری ۱۸۸۴ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدائے تعالیٰ کی طرف سے بیان کی کہ اس نے مجھے بشارت دی تھی کہ بعض عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اوران سے اولاد پیدا ہوگی۔''

(روحانی خزائن جلد 2 ص 318 طبع چہارم اشتہار محک اخیار واشراء)

محترم قارئین! مرزا قادیانی کی کن فیکون کی صفت کا حال فقط ان چند باتوں سے ظاہر ہوگیا کہ نہ تو مولانا بٹالوی رحمہ اللہ قادیانی ہوئے بلکہ انہوں نے ساری زندگی قادیانیوں کو ناکوں چنے چبوائے اسی طرح نہ ہی محمدی بیگم سے مرزا کا نکاح ہوا اور نہ ہی وہ مرزا کی زندگی میں بیوہ ہوئی اور اس پیشگوئی کے بعد نہ کسی بیوہ عورت سے شادی ہوئی نہ کنواری سے بلکہ مرزا قادیانی یہ حسرت دل میں لیے ہی داصل جہنم ہوگیا

فاعتبروا یا اولی الابصار

قارئین کرام! اب آپ کے سامنے کرشن جی کے اس خودساختہ الہام پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے مؤلف پاکٹ بک ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی کا دجل عیاں کرتا ہوں چنانچہ وہ اپنی کتاب پاکٹ بک میں لکھتا ہے کہ

''یہ حضرت مسیح موعود کا الہام تو ہے مگر اس کے پہلے ''قل'' محذوف ہے جس طرح سورۃ الفاتحہ کے پہلے ''قل'' محذوف ہے۔ یعنی یہ خداتعالیٰ نے اپنے متعلق فرمایا ہے۔ یہ اعتراض تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی آریہ یا عیسائی کہہ دے کہ دیکھو محمد ﷺ تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا بھی میری عبادت کرتا ہے کیونکہ خدا اس کو کہتا ہے إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ مَا هُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

''یہ خداتعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا یہ میری طرف سے نہیں ہے''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴)

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم صفحہ 499 ایڈیشن 1952/ صفحہ 394 ایڈیشن 1945)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام ! کچھ ایسی ہی بات ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری نے اپنی کتاب ''تفہیمات ربانیہ'' میں بیان کی ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

''معترض پٹیالوی نے الہام ''اِنَّمَا اَمرُكَ اِذَا اَرَادتَ الخ'' کو بھی حضرت مرزا صاحب کے لئے قرار دے کر دھوکہ دیا ہے حالانکہ اس الہام میں بھی مخاطب اللہ تعالیٰ ہے اور ''قل'' محذوف ہے حقیقۃ الوحی سے یہ الہام نقل کیا ہے سو وہاں سیاق وسباق سمیت الہامات یوں ہیں:

''اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔ ضاقت الارض بما رحبت رب انی مغلوب فانتصر فسحقھم تسحیقا زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔ اِنَّمَا اَمرُكَ اِذَا اَرَادتَ شَيئاً اَن تَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ۔'' (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵)

اب ایک ادنی تدبر سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ اس جگہ فقرہ ''اِنَّمَا اَمرُكَ'' میں مخاطب ذات باری ہی ہے۔ نہ حضرت مرزا صاحب جیسا کہ سورۃ فاتحہ کی آیت اِيَّاكَ نَعبُدُ میں مخاطب اللہ تعالیٰ ہی ہے حالانکہ یہ خود اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یعنی بندوں کی زبان سے ادا کیا گیا ہے چنانچہ حضور نے ان الہامات کے نیچے حسب ذیل ترجمہ درج فرمایا ہے:۔

''اے ازلی ابدی خدا میری مدد کے لئے آ۔ زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہو گئی ہے اے میرے خدا میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے پس ان کو پیس ڈال کہ وہ زندگی کی وضع سے دور جا پڑے ہیں تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ ہو جاتی ہے۔'' (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵)

اگر معترض کے لئے عربی الفاظ میں التباس تھا تو اس کا ترجمہ بھی موجود تھا اس پر تدبر سے بات واضح ہو سکتی تھی۔ مگر یہ کام تو وہ کرے جسے تحقیق منظور ہو۔''

(تفہیمات ربانیہ از ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری صفحہ 185,186)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! اللہ دتہ جالندھری نے اپنی اس تحریر میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس الہام میں اللہ تعالیٰ کو کن فیکون کی صفت کا مالک قرار دیا گیا ہے نہ کہ مرزا صاحب کو جس پر دو دلیلیں بھی پیش کی ہیں جو یہ ہیں۔

1۔ الہامات جس ترتیب سے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان الہامات میں مخاطب اللہ تعالیٰ ہے

2۔ اس الہام سے پہلے قل محذوف ہے جس طرح سورۃ فاتحہ میں قل محذوف ہے۔

قارئین کرام قبل اس کے کہ دلائل سے ثابت کروں کہ مرزا قادیانی کے نزدیک بھی اس الہام میں مخاطب وہ خود ہے اور اسے ہی کن فیکون کی صفت عطا کی گئی ہے نہ کہ اس الہام میں مخاطب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں الہامات کی ترتیب کے حوالے سے بتانا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں یہ الہامات لکھنے شروع کئے تو واضح طور پر لکھا:

> ”ان الہامات کی ترتیب بوجہ بار بار کی تکرار کے مختلف ہے کیونکہ یہ فقرے وحی الٰہی کے کبھی کسی ترتیب سے مجھ پر نازل ہوئے ہیں اور بعض فقرے ایسے ہیں کہ شاید سو سو دفعہ یا اس سے بھی زیادہ دفعہ نازل ہوئے ہیں پس اس وجہ سے ان کی قرأت ایک ترتیب سے نہیں اور شائد آئندہ بھی یہ ترتیب محفوظ نہ رہے ------- وہ تمام فقرے کسی ایک ہی خاص ترتیب پر نہیں رکھے جاتے بلکہ ترتیب کے لحاظ سے ان کی قرأت مختلف طور پر کی جاتی ہے اور بعض فقرے مکرر وحی میں پہلے الفاظ سے کچھ بدلائے جاتے ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 حاشیہ صفحہ 72)

محترم قارئین! ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی اور اللہ دتہ جالندھری نے قل محذوف کا پنکچر لگا کر جس طرح اپنے گرو کرشن جی کو بری کرنے کی کوشش کی ہے اب ان دونوں کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حقیقت واضح کرتا ہوں ملک عبدالرحمٰن خادم نے کرشن جی کی ادھوری تحریر پیش کر کے واضح دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے حالانکہ جب مرزا قادیانی کی زندگی میں ہی اس کے اس الہام پر اعتراض ہوا تو اس نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں لکھا کہ

''یادرکھنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ سے محبت کی یہی علامت ہے کہ محب میں ظلی طور پر الٰہی صفات پیدا ہو جائیں جب تک ایسا ظہور میں نہ آوے تب تک دعوی محبت جھوٹ ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔افسوس بعض نادانوں نے عبودیت کے اس تعلق کو جو ربوبیت کے ساتھ ہے۔جس سے ظلی طور پر صفات الٰہیہ بندہ میں پیدا ہوتے ہیں نہ سمجھ کر میری اس وحی من اللہ پر اعتراض کیا ہے کہ اِنَّمَا اَمرُكَ اِذَا اَرَادتَ شَیئاً اَن تَقُولَ لَهُ كُن فَیَكُونُ یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو ایک بات کو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ہے میری طرف سے نہیں ہے۔اور اس کی تصدیق اکابر صوفیاء اسلام کر چکے ہیں جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی نے بھی فتوح الغیب میں یہی لکھا ہے اور عجیب تر یہ کہ سید عبدالقادر جیلانی نے بھی یہی آیت پیش کی ہے۔افسوس لوگوں نے صرف رسمی ایمان پر کفایت کر لی ہے اور پوری معرفت کی طلب ان کے نزدیک کفر ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 123,124)

محترم قارئین ! مندرجہ بالا تحریر میں مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ لکھ کر کہ ''یادرکھنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ سے محبت کی یہی علامت ہے کہ محبّ میں ظلی طور پر الٰہی صفات پیدا ہو جائیں جب تک ایسا ظہور میں نہ آوے تب تک دعوی محبت جھوٹ ہے۔'' اپنا عقیدہ بتا دیا کہ ظلی طور پر صفات الٰہیہ کا پایا جانا ہی محبت الٰہی کی علامت ہے۔اب آپ خود فیصلہ کیجئے کہ ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی نے پاکٹ بک میں کرشن جی کے اس الہام سے قبل لفظ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''قل'' محذوف کا پنکچر لگا کر اور مرزا جی کی ادھوری تحریر پیش کر کے صریح بد دیانتی کا اظہار نہیں کیا اور لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش نہیں کی؟

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے آخر میں فتوح الغیب کا جو حوالہ دے کر خود کو سچا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے تو یاد رکھنا چاہئے یہ امر بھی متنازعہ ہے کہ یہ کتاب سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی کتاب حقیقت میں ہے بھی یا محض ان کی طرف منسوب ہے۔ ویسے بھی ایک مومن مسلمان کے لئے دین اسلام میں حجت صرف اور صرف قرآن و صحیح حدیث ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دہم

مرزا قادیانی کا دعویٰ الوہیت

محترم قارئین! میں نے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے عقائد جو واضح طور پر قرآن مقدس سے متصادم تھے بیان کر دیئے ہیں اب مزید آپ اس انگریز کے خود کاشتہ پودے کے دماغ کے خلل کو ملاحظہ کریں کہ کس طرح اس نے خود ہی خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

(الف) ”ورایتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو“

ترجمہ؛ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود اللہ ہوں میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام ص 564 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 ص 564)

(ب) ”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔۔۔ اور اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔“

(کتاب البریہ ص 85 تا 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 ص 103 تا 105)

محترم قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ کس طرح مرزا قادیانی واضح طور پر دعویٰ الوہیت کر رہا ہے نیز جو صفات فقط خالق ارض وسماوات یعنی اللہ رب العالمین کی ہیں انہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اپنی ذات میں شامل کر رہا ہے۔اب میں ایک اور طرظ سے اس کا دعوی الوہیت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ملفوظات پر مشتمل کتاب میں مرزا قادیانی کا ایک ملفوظ کچھ اس طرح موجود ہے کہ

”خدا کے ماموروں میں بھی کبریائی ہوتی ہے کیونکہ وہ ظل الٰہی ہوتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 513 طبع جدید)

اسی طرح مرزا قادیانی کا فرزند اور قادیانیوں کا خلیفہ دوم میاں بشیر الدین محمود رقمطراز ہے کہ

”غرض رسول کریم صفات الٰہی کا کامل مظہر ہیں مگر مسیح موعود بھی بوجہ اس کے کہ وہ آپ ﷺ کا کامل ظل ہے آپ کے نور کو حاصل کر کے ظلی طور پر اس مقام کا مظہر ہے۔“

(انوار العلوم جلد 6 صفحہ 453,454)

محترم قارئین! اگر کوئی قادیانی مرزا قادیانی کے دعوی الوہیت سے انکار کرے اور تاویلیں کرنا شروع کر دے تو اس کے سامنے مرزا قادیانی کا اللہ تعالیٰ کا ظل ہونے کا دعوی پیش کر کے سوال کیا جا سکتا ہے کہ جب مرزا قادیانی نے نبی ﷺ کا ظل و بروز ہونے کا دعوی کیا تو تم نے اسے فوری طور پر ظلی بروزی نبی تسلیم کر لیا اور اس کی نبوت پر نہ صرف ایمان لے آئے بلکہ اس کی خودساختہ نبوت کا پرچار کرنا شروع کر دیا تو اب مرزا جی کا ظلی بروزی طور پر اللہ کہہ کر کیوں نہیں پکارتے کیا تم اس کے اس ظلی بروزی دعوی الوہیت کو باطل سمجھتے ہو ان شاء اللہ اس کی سمجھ میں ضرور بات آئے گی اور ممکن ہے وہ اسی نقطے کی بنیاد پر قادیانیت سے تائب ہو جائے۔ بقول شاعر

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

مؤلف کا سرمایہ حیات و توشہ آخرت

جو کتابیں شائع ہو چکی

☆ مقام قرآن و حدیث اور حقیقت قادیانیت ☆ مقام رب العالمین اور فتنہ قادیانیت

☆ قادیانی طریقہ بیعت اور قادیانی دجل ☆ قادیانی ظل و بروز کی حقیقت

☆ مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت ☆ غلطی کا ازالہ یا قادیانی مغالطے

زیر طبع کتب

☆ مقام حرمین شریفین اور حقیقت قادیانیت ☆ مقام انبیاء علیہم السلام اور حقیقت قادیانیت

☆ نبوت کے جھوٹے دعویدار اور ان کا انجام ☆ مرزا قادیانی کی دعوت مباہلہ اور مولانا ثناء اللہ امرتسری

☆ بندہ مسلم بنا تو سہی اور کافری کیا ہے ☆ حقیقت دجال اور قادیانیت ☆ صراط مستقیم

☆ منصف مزاج قادیانیوں سے چند سوالات ☆ مرزا قادیانی کا دعویٰ مہدویت اور امام مہدی

☆ قادیانیت حقائق کے تناظر میں (تقریباً 2000 صفحات پر مشتمل مولف کے تمام مقالات کا مجموعہ)

☆ مولانا ثناء اللہ امرتسری کے متعلق مولف پاکٹ بک ملک عبدالرحمن خادم کی علمی بددیانتیاں

☆ مرزا قادیانی کا عقیدہ و فقہی مسلک ایک اشکال کا ازالہ ☆ اربعین تقویٰ

☆ اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام اور اس پر عائد ذمہ داریاں

جن کتب پر کام جاری ہے

☆ پاکٹ بک مولف عبدالرحمن خادم کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ☆ ختم نبوت کورس برائے طلباء

☆ تحریک پاکستان اور پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں ☆ تعارف قادیانیت سوالاً جواباً

غیر مطبوع نظر ثانی و اضافہ شدہ

☆ مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم از مولانا ثناء اللہ امرتسری ☆ قادیانیت از علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید

ناشر

خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد

0313-6265209 0304-6265209

دار المصنفین
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

G/F-3 بادریہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0300-4262092 0308-4131740
Facebook/Dar-ul-Musannifeen
darulmusannifeen@gmail.com

1234567890